عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۹ | ۲۸ شعبان تا ۵ رمضان ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰ نومبر ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۴۷

Email: webmaster@khatme-nubuwwat.org
http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں

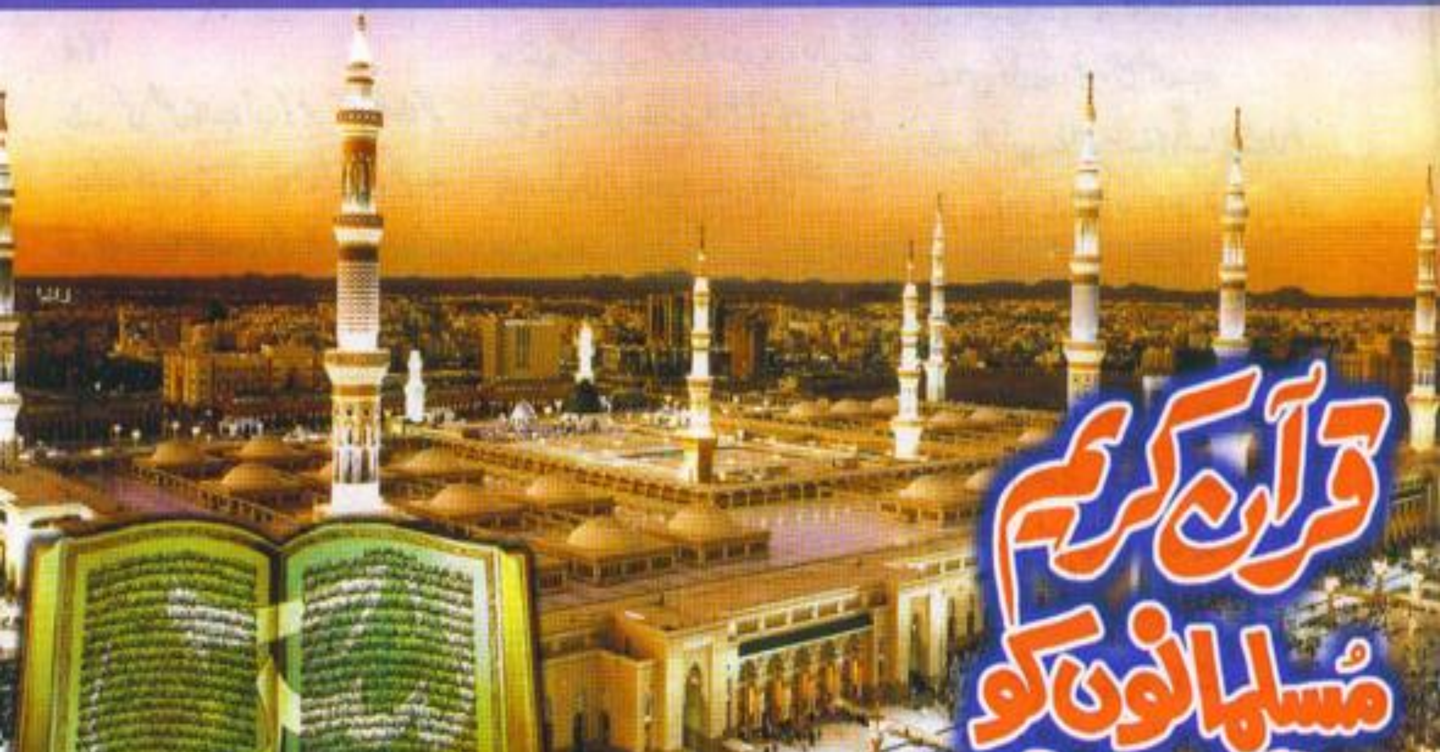

قرآن کریم مسلمانوں کو عمل کی ضرورت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک جائزہ

پاکستان اور مرزائی

ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کی قادیانیت سے توبہ اور قبولِ اسلام

قیمت: ۵ روپے

زکوۃ کے ڈر سے غیر مسلم لکھوانا

س:۔ ایک صاحب نے ایک بیوہ عورت کو مشورہ دیا ہے کہ اگر وہ اپنے آپ کو غیر مسلم لکھوا دیں تو زکوۃ نہیں کٹے گی۔ کیا ایسا کرنے سے ایمان پر اثر نہیں ہوگا؟

ج:۔ کسی شخص کا اپنے آپ کو غیر مسلم لکھوانا کفر ہے اور زکوۃ سے بچنے کے لیے ایسا کرنا ڈبل کفر ہے اور کسی کو کفر کا مشورہ دینا بھی کفر ہے۔ پس جس شخص نے بیوہ کو غیر مسلم لکھوانے کا مشورہ دیا اس کو اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہیے اور اگر بیوہ نے اس کے کفریہ مشورہ پر عمل کر لیا ہو تو اس کو بھی از سر نو ایمان کی تجدید کرنی چاہیے۔

اسی کے ساتھ حکومت کو بھی اپنے اس نظام زکوۃ پر نظر ثانی کرنی چاہیے جو لوگوں کو مرتد کرنے کا سبب بن رہا ہے۔ اس کی آسان صورت یہ ہے کہ حکومت مسلمانوں کے مال سے جتنی مقدار ”زکوۃ“ کے نام سے وصول کرتی ہے (یعنی اڑھائی فیصد) اتنی ہی مقدار غیر مسلموں کے مال سے ”رفاہی ٹیکس“ کے نام سے وصول کیا کرے اس صورت میں کسی کو زکوۃ سے فرار کی راہ نہیں ملے گی اور غیر مسلموں پر رفاہی ٹیکس کا عائد کرنا کوئی ظلم و زیادتی بھی نہیں کیونکہ حکومت کے رفاہی کاموں سے استفادہ میں غیر مسلم برادری بھی برابر کی شریک ہے اور اس فنڈ کو غیر مسلم معذوروں کی مدد واعانت اور خبر گیری میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

زکوۃ کس پر فرض ہے؟

بالغ پر زکوۃ

س:۔ زکوۃ کتنی عمر کے لوگوں پر واجب ہے۔

ج:۔ زکوۃ بالغ پر واجب ہے۔ اور بلوغ کی خاص علامتیں مشہور ہیں۔ اگر لڑکا لڑکی پندرہ سال کے ہو جائیں مگر کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال کی عمر پوری ہونے پر وہ بالغ تصور کئے جائیں گے۔

نابالغ بچے کے مال پر زکوۃ

س:۔ حکومت نے بینک اکاؤنٹ میں سے زکوۃ منہا کرنے کے احکامات صادر فرمائے ہیں تو یہ فرمائیں کہ چھوٹے بچوں کے نام سے ان کے مستقبل کے لیے جو رقم بینک میں جمع کرائی جاتی ہے یا مختلف تقریبات میں ان کو رقم ملتی ہے اور وہ بھی بینک میں جمع ہوتی ہے تو اس پر زکوۃ ادا ہوتی ہے یا نہیں؟

ج:۔ نابالغ بچے کے مال میں زکوۃ نہیں۔ حکومت اگر نابالغ بچے کے مال سے زکوۃ کاٹ لیتی ہے تو یہ صحیح نہیں۔

نابالغ کی ملکیت پر زکوۃ نہیں

س:۔ میں اپنی بچی کے لیے کچھ رقم پس انداز کرتا ہوں جو کہ اس کی ملکیت تصور کی جارہی ہے مگر وہ ابھی تک نابالغ ہے۔ زکوۃ ادا کرنا مجھ پر فرض ہے یا نہیں؟

ج:۔ جو رقم نابالغ بچی کی ملکیت ہو اس پر اس کے بالغ ہونے تک زکوۃ نہیں دی جائے گی بالغ ہونے کے بعد جب سال گزر جائے تب اس پر زکوۃ فرض ہوگی۔

اگر نابالغ بچیوں کے نام سونا کر دیا تو زکوۃ کس پر ہوگی۔

س:۔ میری تین بیٹیاں ہیں عمر ۱۲سال، ۱۰سال اور ۸سال۔ میں نے ان کی شادی کے لیے ۲۰ تولہ سونا لے رکھا ہے اس کے علاوہ اور دوسری چیزیں مثلاً برتن کپڑے وغیرہ بھی آہستہ آہستہ جمع کر رہے ہیں کیا ان چیزوں پر بھی زکوۃ دینا پڑے گی؟ بچیوں کے نام پر کوئی پیسہ وغیرہ جمع نہیں ہے۔

ج:۔ اگر آپ نے اس سونے کا مالک اپنی بچیوں کو بنا دیا ہے تو ان کے جوان ہونے تک تو ان پر زکوۃ نہیں جوان ہونے کے بعد ان میں جو صاحب نصاب ہوں ان پر زکوۃ ہوگی اور اگر بچیوں کو مالک نہیں بنایا ملکیت آپ ہی کی ہے تو اس سونے پر زکوۃ فرض ہے۔ برتن کپڑے وغیرہ استعمال کی جو چیزیں آپ نے ان کے لیے لے رکھی ہیں ان پر زکوۃ نہیں۔

یتیم نابالغ بچے پر زکوۃ نہیں

س:۔ بچے عمر اور زینب جو بالغ نہیں اب زید کے انتقال کے بعد ان کے ولی مثلاً بکر کو شریعت یہ اجازت دیتی ہے کہ عمر اور زینب کے مال سے زکوۃ عید وغیرہ ادا کرے ان کے لیے یا کوئی اور صدقہ وغیرہ جائز ہے یا نہیں؟

ج:۔ نابالغ بچے کے مال پر زکوۃ واجب نہیں البتہ صدقہ فطر یتیم نابالغ کی طرف سے ادا کرنا بھی ضروری ہے جبکہ وہ نابالغ صاحب مال ہو۔ اس کے علاوہ کوئی اور صدقہ یتیم کے مال میں سے کرنا جائز نہیں۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوۃ

۲۸ شعبان تا ۵ رمضان ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰ نومبر ۲۰۰۰ء

جلد: ۱۹ شمارہ: ۲۷

سرپرست اعلیٰ: حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ: مفتی محمد جمیل خان

مدیر: مولانا اللہ وسایا

☆ بیادگار ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆............☆............☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

زر تعاون بیرونی ممالک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، بنگلہ دیش، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر
زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۲۶۸۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

اس شمارے میں

سرگودھا میں قادیانیوں کی شرانگیزی .... (اداریہ) 4
سیدنا محمد رسول خاتم النبیین ﷺ ہیں .... (حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری) 6
پاکستان اور مرزائی .... (جناب زاہد صاحب) 9
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ایک جائزہ .... (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 13
قرآن کریم۔ مسلمانوں کو عمل کرنے کی ضرورت .... (محمد جاوید اقبال) 15
ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی قادیانیت سے توبہ اور قبول اسلام .... (جناب محمد متین خالد) 17
کیا ایسا شخص مسلمان ہے؟ .... (جناب طاہر رزاق) 22
موسیقی! شیطان کی پرفریب آواز .... (مولانا محمد عمر فاروق شیخ) 23
اخبار ختم نبوت۔ تبصرہ کتب 24

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرگودھا میں قادیانیوں کی شرانگیزی

ہم اپنے موقر جریدہ کے توسط سے بارہا تحریر کر چکے ہیں کہ امریکہ اور مغرب کی ایما پر قادیانیوں نے پاکستان میں شرارتوں کا آغاز کر دیا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی پشت پر کوئی گھناؤنی سازش ہے۔ ہمارے حضرت شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ فرمایا کرتے تھے کہ ”قادیانیوں کو کچھ سال کے بعد کوئی نہ کوئی شرارت سوجھتی ہے اور وہ مسلمانوں کو چھیڑتے ہیں اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان پر ضرب کاری لگاتے ہیں۔“ ۷۴ء میں انہوں نے شرارت کی، ربوہ ریلوے اسٹیشن پر مسلمانوں پر حملہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے تحریک کے ذریعے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا۔ ۸۴ء میں پھر ان کو شرارت سوجھی، کلمہ طیبہ سینوں پر آویزاں کر کے شعائر اسلام کی توہین شروع کر دی۔ مسلمانوں نے ان کو روکا تو شرارت پر آمادہ ہو گئے۔ کوئٹہ ہائی کورٹ نے سزا دی اس کے باوجود باز نہ آئے۔ ۸۴ء کی تحریک کا آغاز نہ ہوا اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا اب قادیانیوں نے پھر شرانگیزی شروع کر دی ہے۔ جگہ جگہ مسلمانوں پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ مسلمانوں کی طرف سے احتجاج ہو اور پھر وہ مغرب کی حمایت حاصل کر سکیں۔ اس سلسلے میں پہلے انہوں نے قصور میں اپنی ایک عبادت گاہ پر حملہ کر دیا مگر اس کا پول کھل گیا اور ان کی سازش ناکام ہوئی اور اب انہوں نے سرگودھا میں شرارت کی اور دیدہ دلیری اور بدمعاشی کی انتہا ملاحظہ ہو کہ جس طرح ربوہ ریلوے اسٹیشن پر قادیانی مردہ باد اور ختم نبوت زندہ باد کے نعروں کی پاداش میں نشتر کالج کے طلباء پر حملے کر دیا۔ اس طرح سرگودھا میں محترم قاری اطہر شاہ صاحب کو کافی عرصہ سے مسلسل تنگ کر رہے تھے دھمکیاں دے رہے تھے لیکن قاری صاحب بھی اپنے موقف پر مضبوطی کے ساتھ ڈٹے ہوئے تھے۔ گزشتہ دنوں قاری صاحب اور چند معصوم بچوں کے ہمراہ علاقے سے گزر رہے تھے کہ قادیانیوں نے شرارت شروع کی۔ قاری صاحب نے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگا کر واضح کر دیا کہ کفر کے مقابلے میں اہل حق ذرا نہیں کرتے۔ قادیانیوں نے قاری صاحب کو پکڑا اور اپنی عبادت گاہ میں لے گئے اور ان کو زدوکوب کرنا شروع کر دیا اور اتنا مارا کہ وہ ادھ موے ہو گئے۔ معصوم بچے سہمے ہوئے کھڑے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ قاری صاحب بے ہوش ہو کر گر گئے تو انہوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ جس پر قادیانی گھبرا گئے اور معصوم بچوں کو جانے کی اجازت دی۔ بچوں نے اپنے والدین کو بلایا اور حقائق سے آگاہ کیا۔ جس پر والدین قاری صاحب کو لینے گئے۔ قادیانیوں نے پس و پیش کیا تو ہنگامہ شروع ہو گیا۔ قادیانیوں نے پتھراؤ شروع کر دیا اور فائرنگ بھی کی جس پر مشتعل ہو کر مسلمانوں نے قادیانیوں سے قاری صاحب کو چھڑانے کے لیے حملہ کیا جس میں ایک مسلمان شہید اور چار قادیانی ہلاک ہو گئے۔ بڑی مشکل سے قاری صاحب کو یہاں سے نکالا۔ اس وقت بھی قاری صاحب زندگی و موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی اور دیگر علماء کرام نے بڑی مشکل سے حالات کو قابو میں رکھا اس وقت صورت حال بہت مخدوش ہے اور ہر مسلمان مطالبہ کر رہا ہے کہ قادیانیوں کو اس اقدام کی سخت سزا دی جائے۔ پاکستان میں قادیانیوں کو اب اتنی جرأت ہو گئی کہ وہ سرعام تبلیغ کرنے اور مسلمانوں کو ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگانے نہ دیں۔ اگر فوجی حکومت اس لیے آئی ہے کہ وہ واضح طور پر اعلان کر دے تاکہ مسلمان فوجی حکومت کے خلاف اعلان جنگ کر دیں۔ آخر قادیانیوں کو کس نے حق دیا کہ وہ مسلمانوں کو مشتعل کرنے

ختم نبوۃ

کی کوشش کریں۔ قادیانی مسلسل مسلمانوں کی دل آزاری کر رہے ہیں۔ انٹرنیٹ پر مرزا طاہر کی بکواس جاری ہے۔ ڈش انٹینا کے ذریعے کھلم کھلا قادیانیت کی تبلیغ کر کے عقیدہ ختم نبوت پر زد لگانے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن ہمارے حکمرانوں کا ذہن حرکت نہیں کرتا اور نہ ہی قادیانیوں کو قانون کا پابند بنایا جاتا ہے۔ وہ کونسی طاقت ہے جس کے بل بوتے پر انہوں نے اس قسم کی ہنگامہ آرائی شروع کی ہوئی ہے۔ ان کے کیا مقاصد ہیں دیگر اقلیتیں بھی اس ملک میں رہتی ہیں۔ قادیانی کیوں مسلمانوں کو تنگ کرتے ہیں۔ کیا پاکستان اسی لیے بنایا گیا تھا۔ اس کے لیے لاکھوں جانوں کا نذرانہ پیش کیا گیا تھا۔ آخر وہ کون سی قوتیں ہیں جو حکومت میں ہیں اور قادیانیوں کی سرپرستی کر رہی ہیں؟ اتنے بڑے واقعہ پر کتنے قادیانیوں کو سزا دی گئی۔ سرگودھا کا یہ واقعہ قادیانیوں کی طرف سے کھلم کھلا اعلان جنگ ہے۔ مسلمان کب تک برداشت کریں گے۔ کب تک ظلم سہیں گے۔ کیا قانون صرف مسلمانوں کے لیے ہے۔ کیا ان کی قانون شکنی پر کوئی قانون حرکت میں نہیں آتا۔ قادیانیوں کی حمایت کر کے حکومت کیا کرنا چاہتی ہے۔ کیا قادیانی امریکہ کے بل بوتے پر پاکستان کے مسلمانوں کو ختم کر دیں گے؟ قادیانی عزائم کامیاب نہیں ہوں گے۔ ہم قادیونیوں پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہم پرامن ہیں مگر ایک حد تک اگر حضور اکرم ﷺ کے عقیدہ ختم نبوت پر زد پڑی تو ہم ۵۲ء ۷۴ء ۸۴ء کی طرح اب پھر حکومت سے ٹکرا سکتے ہیں مگر کسی صورت اس ملک میں قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے۔ امریکہ نہیں پوری دنیا قادیانیوں کو پشت پناہی کرے اس ملک میں ان کو کامیابی نہیں ہونے دیں گے۔ خیریت اس میں ہے کہ قادیانی شرارتوں سے باز آجائیں۔ اقوام متحدہ یا امریکہ پاکستان انڈونیشیا کی طرح بدمعاشی نہیں کر سکتا اور نہ ہی بدمعاشی چلنے دی جائے گی۔ قادیانی ہوش کے ناخن لیں۔ اگر آئندہ ایسا کوئی واقعہ پیش آیا تو قادیانیوں کو بھاگنے کا موقع نہیں ملے گا۔ ہم حکومت پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ واقعے کا چھپانا درست نہیں سد باب علاج ہے اور اس کا ایک ہی علاج ہے کہ قادیانیوں کو قانون کا پابند بنایا جائے۔ آئین کی دفعات کے مطابق قادیانی گروہ کو شرانگیزی سے باز رکھا جائے۔ ورنہ اس طرح کے حالات پیدا ہوتے رہیں گے۔ ہم اسلامی مملکت کے استحکام کو اور امن کو خراب نہیں کرنا چاہتے مگر اس کی اجازت نہیں دیں گے کہ قادیانی ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگانے پر لڑیں۔ حکومت ایسے اقدامات کرے کہ سرگودھا جیسے واقعہ کا اعادہ نہ ہو ورنہ نتائج کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

قارئین ختم نبوت متوجہ ہوں!

جو احباب ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے باقاعدہ طور پر قاری ہیں، ان کے نام کچھ بقایاجات واجب الادا ہیں۔ ان سے گزارش کی جاتی ہے کہ تمام احباب کو ریمانڈر ارسال کیے جا چکے ہیں، جلد از جلد ادائیگی کر دیں اور زر تعاون ارسال کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ منی آرڈر، ڈرافٹ، چیک وغیرہ بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی کے پتہ پر ارسال کریں شکریہ .... (ادارہ)

ختم نبوۃ

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہری

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں

اللہ تعالیٰ شانہ نے سورۂ احزاب میں فرمایا ہے:

"ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شئی علیما۔"

ترجمہ: "تمہارے مردوں میں سے محمد (ﷺ) کسی کے باپ نہیں ہیں اور لیکن اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کی مہر ہیں اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔"

آیت بالا میں یہ فرمایا کہ تم میں جو رجال ہیں یعنی بالغ مرد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کسی کے نسبی باپ نہیں ہیں، ہاں آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبوت ختم فرمادی، آپ پر نبوت ختم کر دی گئی تو رسالت بھی ختم کر دی گئی کیونکہ ہر رسول نبی بھی تھا، رسول کا اطلاق صاحب شریعت جدیدہ کے لئے تھا اور نبی کا اطلاق ہر پیغمبر پر ہوتا تھا، صاحب شریعت جدیدہ ہو یا نہ ہو، لہذا آپ کو خاتم النبیین فرمانے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الرسل ہونے کا بھی اعلان ہو گیا ہے۔

آپ سے پہلے جو انبیاؑ اور رسل علیہم السلام تشریف لاتے تھے وہ خاص قوم کے لئے اور محدود وقت کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔ خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک تمام جنات اور تمام انسانوں اور تمام قوموں اور قبیلوں اور تمام زمانوں اور تمام مکانوں کے بسنے والوں کے لئے رسول ہیں اور نبی ہیں۔

سورۂ سبا میں فرمایا:

"وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس بشیراً ونذیراً ولکن اکثر الناس لا یعلمون"

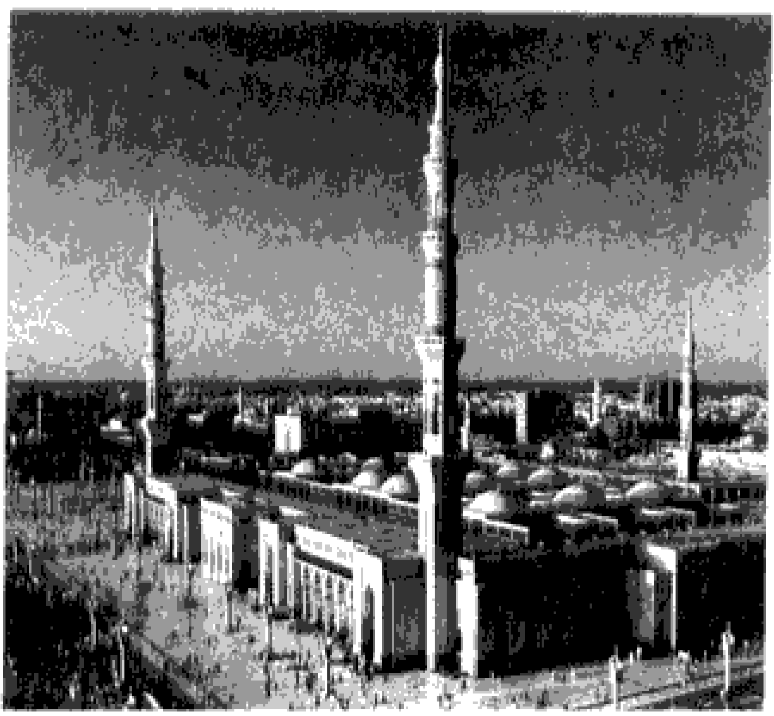

ترجمہ: "اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام انسانوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے۔"

آپ کے بعد جو بھی کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے گمراہ ہے کافر ہے اور اس کی تصدیق کرنے والا بھی گمراہ ہے کافر ہے اور آیت قرآنیہ کا منکر ہے جس میں صاف اس بات کا اعلان فرمادیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، احادیث شریفہ صحیح اسانید کے ساتھ بہت زیادہ کثیر تعداد میں کتب حدیث میں مروی ہیں جن میں واضح طور پر یہ بتایا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور رسالت ختم ہے ان احادیث کو بعض اکابر نے اپنے رسائل میں جمع بھی فرمادیا ہے۔ قرآن و حدیث کی تصریحات کے باوجود بعض لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا خود بھی کافر ہوئے اور اپنے ماننے والوں کو بھی کفر پر ڈالا۔

یاد رہے کہ خاتم النبیین حضرت امام عاصم کوفی کی قرأت میں بفتح التا ہے اور ان کے علاوہ دیگر قرأ بکسر التا یعنی خاتِم النبیین ہے۔ خاتم (تا کے زبر کے ساتھ) مہر کے معنی میں آتا ہے اور خاتِم (ت کے زیر کے ساتھ) صیغہ اسم فاعل ہے جس کے معنی ہیں ختم کرنے والا، دونوں قرأتوں کا مآل ایک ہی ہے یعنی آخر الانبیاؑ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین بھی ہیں۔ یعنی آپ کی تشریف آوری سے سلسلہ

نبوت ختم ہو گیا اور آپ خاتم النبیین ہی ہیں یعنی آپ کی ذات گرامی کو نبیوں کے لئے مہر بنادیا گیا جیسے مہر آخر میں لگائی جاتی ہے اسی طرح آپ کو سلسلہ نبوت کا مہر بنادیا گیا۔ اب آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔

یہ دوسری قرأت جو (ت) کے زیر کے ساتھ ہے قرأت متواترہ ہے اس کا انکار بھی کفر ہے۔ ہم نے خصوصیت کے ساتھ یہ قرأت اس لئے ذکر کی ہے کہ بعض ملحدوں نے خاتم النبیین (بفتح التا) کا ترجمہ افضل النبیین کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کا انکار کیا ہے۔ گزشتہ صدی میں نصاریٰ کے کہنے سے پنجاب کے ایک آدمی یعنی غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا۔ نصاریٰ کو اس سے اپنا مقصد نکالنا مقصود تھا، انہوں نے جھوٹے نبی سے جہاد شرعی منسوخ کرنے کا اعلان کرایا اور اسے اس کے ماننے والوں کو دنیاوی لالچ دے کر اپنالیا۔ دنیا کے طالب اس شخص کی جھوٹی نبوت کا اقرار کرتے چلے گئے اور جب ان کے سامنے آیت قرآنیہ: "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" پیش کی گئی تو طرح طرح کی تاویلیں کر کے اس کو رد کر دیا اور آیات کے معانی اور مفاہیم اپنی طرف سے تجویز کر دیے اور نبوت کی قسمیں بنالیں۔ حقیقی اور ظلی اور بروزی کی تقسیم جاری کر دی، تاوقت تحریر ان لوگوں کی جماعت موجود ہے جو یہود و نصاریٰ کی سرپرستی میں پرورش پاتی ہے اور اسلام اور قرآن اور مسلمانوں کی دشمنی میں برابر لگی ہوئی ہے۔

یہ ایک موٹی سی بات ہے کہ جو شخص قرآن کی کسی آیت کا منکر ہو وہ نبی تو کیا ہوگا ادنیٰ درجہ کا مسلمان بھی نہیں وہ تو ملحد اور زندیق اور کافر ہے۔ تمام مسلمان ملحدوں اور زندیقوں سے چوکنا رہیں یہ لوگ ایمان کے ڈاکو ہوتے ہیں۔

احادیث شریفہ میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت سے پہلے تشریف لانے کی خبر دی گئی ہے اس بات کو سامنے رکھ کر قادیانی کہتے ہیں:

"اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو گئی ہے تو وہ کیسے آئیں گے؟"

سادہ لوح مسلمانوں کو یہ بات بتا کر یہ لوگ دھوکہ دیتے ہیں، بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو نئی نبوت لے کر نہیں آئیں گے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تابع ہوں گے اور اسی پر عمل کریں گے اور امت محمدیہ سے بھی شریعت محمدیہ پر عمل کرائیں گے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ہی نبی تھے۔ جنہیں آسمان پر اٹھالیا گیا تھا دنیا میں آکر دجال کو قتل کر کے شادی کر کے مسلمانوں کے ساتھ رہ کر وفات پاجائیں گے، اس سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا شریعت محمدیہ میں جزیہ لینا مشروع ہے وہ اسے منسوخ کر دیں گے، اس منسوخ کرنے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگی دے دی ہے، لہذا یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا منسوخ کرنا ہوا۔

حافظ جلال الدین سیوطیؒ نے "نزول عیسیٰ بن مریم فی آخر الزمان" کے عنوان سے ایک رسالہ لکھا ہے اس میں معجم کبیر اللطبرانی اور کتاب البعث والنشور للبیہقی سے حدیث نقل کی ہے اور اس کی سند جید بتائی ہے جس میں اس بات کی تصریح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت پر ہوں گے۔

جب سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو شریعت اسلامیہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہی فیصلے دیں گے مستقل نبی نہ ہوں گے اور نہ مستقل شریعت لے کر آئیں گے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کر دیں بلکہ وہ اسی امت کے حکام میں سے ایک حاکم ہوں گے۔

قادیانی جماعت آیت کریمہ کی تصریح کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر ہے اور اس وجہ سے بھی کافر ہے کہ انہوں نے خاتم النبیین کے معنی میں تحریف کی ہے اور اس کا معنی افضل النبیین بتایا ہے۔ ان کو معلوم نہیں کہ قرأت متواترہ میں ایک قرأت تا کے زیر کے ساتھ بھی ہے ان کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔

قادیانیوں نے ختم نبوت کا انکار کرنے کے لئے ایک یہ بات نکالی ہے کہ حدیثوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کے تشریف لانے کی خبر ہے اور ہم جسے نبی مانتے ہیں یہ وہی مسیح ہے، ان لوگوں کی تردید کے لئے یہی کافی ہے کہ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جگہ جگہ مسیح ابن مریم فرمایا ہے۔ دنیا جانتی ہے اور قادیانیوں کو بھی اس کا علم ہے کہ مرزا قادیانی کی ماں کا نام مریم نہیں تھا، جن کو قرآن و حدیث ماننا نہیں ہوتا وہ اپنی تاویلات و تحریفات کے پیچھے چل کر گمراہ ہوتے ہیں۔

مرزا قادیانی اگر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا پابند ہوتا تو جہاد کو کیوں منسوخ کرتا۔

درحقیقت مرزا قادیانی کا حکومت برطانیہ اور تمام نصرانی اور یہودی حکومتوں کے نزدیک یہی تو سب سے بڑا کارنامہ ہے کہ اس نے جہاد کے منسوخ ہونے کا اعلان کر دیا، اس کے اسی اعلان کی وجہ سے تو نصرانی اور یہودی حکومتیں اس کی جماعت کو گلے لگائے ہوئے ہیں اور جہاں

ختم نبوة

قادیانی دفتر قائم کرنا چاہیں ان کے دفاتر قائم کراتی ہیں اور ان کی پشت پناہی اور پرورش کرتی ہیں، ہر سوجھ بوجھ والا انسان اس بات پر غور کرے کہ کافر حکومتوں کو ان کی پرورش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ (فهل من مدكر)

جب علماً اسلام کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ قادیانی غیر مسلم اور کافر ہیں تو انہیں ناگوار معلوم ہوتا ہے حالانکہ خود ان کے نزدیک بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے والے اور قرآن کے مطابق عقیدہ رکھنے والے کافر ہیں۔ یہ لوگ جس شخص کو نبی مانتے ہیں اس نے خود اپنے نہ ماننے والوں کو کافر اور جہنمی، بلکہ ولد الحرام کہا ہے۔ (ذرا مدعی نبوت کی زبان کو لیں) قادیانیو! جب تم مسلمانوں کو کافر کہتے ہو اور یہ مانتے ہو کہ ان کی جماعت الگ ہے اور تم ان سے علیحدہ ہو تو برا ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ سیدھی بات یہ ہے کہ ہندوؤں کی طرح تم یوں کہہ دو کہ ہم مسلمان نہیں ہیں۔ ہم تمہارا پیچھا چھوڑ دیں گے تمہیں اصرار ہے کہ ہم مسلمان ہیں حالانکہ عرب و عجم کے اکابر علماً نے تمہیں کافر قرار دے دیا۔ پاکستان کی قومی اسمبلی نے تمہارے کافر ہونے کا اعلان کر دیا، ساؤتھ افریقہ کی نصرانی حکومت کے سپریم کورٹ نے تمہارے غیر مسلم ہونے کا فیصلہ کر دیا تو تم کس منہ سے کہتے ہو کہ ہم مسلمین ہیں؟

سورۂ حج میں تو یوں فرمایا ہے:

"هو سما كم المسلمين من قبل"

اس میں خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو مسلمین کا لقب دیا ہے، تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے تو تمہارا ان سے کیا جوڑ ہے؟ اگر تمہیں لفظ کافر اور غیر مسلم ایسا ہی ناگوار ہے تو کم از کم یوں ہی اعلان کر دو کہ ہم ہیں تو مسلم لیکن وہ مسلم نہیں ہیں جو حاملین قرآن ہیں اور جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ فریب دینے کی کیا ضرورت ہے تم خود اس پر غور کر لو۔

بات اصل یہ ہے کہ جس کسی جماعت کی بنیاد جھوٹ، فریب دغابازی پر ہوتی ہے اسے اسی کے مطابق چلنا پڑتا ہے ورنہ جماعت ہی ختم ہو جائے ۔

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

(جب معمار پہلی اینٹ ٹیڑھی رکھ دے تو...... ثریا تک دیوار ٹیڑھی چلی جائے گی)

قادیانیو! یہ تو تم بھی جانتے ہو کہ کافر دوزخ میں جائیں گے ان کی بخشش نہیں ہے، اور

باقی صفحہ ۱۲ پر

قادیانیوں کے خلاف ختم نبوت کے سلسلہ میں معلومات کے لئے
مندرجہ ذیل انٹرنیٹ اور ای میل
سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے

Idara-Dawat-o-Irshad
P.O. BOX. 22885
Alexandria 22312
PH:(703)256-8622
Fax:(703)256-8622
Email: http:Irshad.org/
Idara/home.htm.

Anti Ahmadiya Movement in Islam
Dr.Syed Rashid Ali
P.O. BOX.11560
Dibba Al-Fujairah
U.A.E
Ph :9719(444022)
Fax: 442846
Email rasyed@emirates.net
rasyed 54@hotmail.com

ختم نبوۃ

پاکستان اور مرزائی

جناب [illegible] صاحب

ملک عزیز پاکستان ہزاروں نہیں‘ لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا۔ ہمارے جوانوں سے لے کر بزرگوں تک‘ ہمارے نونہالوں سے لے کر عفت مآب ماؤں‘ بہنوں‘ بیٹیوں تک کی خون کی ندیاں رواں ہوئیں تب جاکر قیام پاکستان ممکن ہوا لیکن انتہائی دکھ اور صدمہ کی بات ہے کہ مرزائی ٹولہ جس کے بانی انگریز کے خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی کی اسلام دشمنی کسی سے پوشیدہ نہیں کی معنوی ذریت قیام واستحکام اور سالمیت پاکستان کے خلاف تاحال اپنی مذموم سرگرمیوں میں شب وروز مصروف ہے۔ ملک عزیز پاکستان‘ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف مرزائیت کی مذموم سرگرمیوں کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

پاکستان جس کا نام سنتے ہی ہماری سماعت میں رس گھلنے لگتا ہے۔ ایک ایسے وطن کا تصور ذہن میں آتا ہے جو ہندوستان کے مسلمانوں کی امیدوں کا مرکز‘ ان کے دین وایمان کی ضمانت‘ ان کے جان ومال اور عصمتوں کا نگہبان ہے۔ پاکستان امن کی ضمانت‘ پاکستان سکون کا گہوارہ اور پاکستان ایک صحیح اسلامی ریاست کا تصور اپنے نام کے اندر رکھتا ہے۔ اس کی تحریک اور اس کے قیام سے لے کر آج تک کی سرگزشت تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہے۔ جو ہمارے لیے عبرت بھی ہے اور ملکی سلامتی کے نظریے کے لیے مہمیز بھی۔

پاکستان کا تصور ایک آزاد قوم کے آزاد مذہب کے پروان چڑھنے کی جگہ کا تصور ہے۔ مذہبی آزادی‘ مثبت سوچوں کی آزادی‘ عمل کی آزادی‘ دینی ماحول‘ اسلامی تہذیب وثقافت‘ بھائی چارہ اور صلہ رحمی کے سے خصائص کا تصور تحریک پاکستان کے وقت پاکستان کے نام کے ساتھ ملزوم تھا۔

تحریک پاکستان پر نظر ڈالی جائے تو دو طرح کا احساس ہوتا ہے‘ خوشی کا احساس کہ آج سے باون سال پہلے کے لوگ کتنے مخلص اور سچے تھے‘ ان کی نیتیں کتنی صاف اور واضح تھیں‘ ان کا عمل کتنا مخلص ہوتا تھا۔ ان کے عقائد کتنے مضبوط تھے۔ اسلام کے ساتھ ان کی وابستگی کتنی خوش کن تھی۔ اپنی جان اور اپنے مال کے مقابلے میں پاکستان کے حصول کو وہ کتنا اہم سمجھتے تھے۔ دوسرا غم کا احساس کہ پاکستان کے لیے غیروں کے ساتھ اپنوں کی مخالفت بھی روز اول سے آج تک چلی آرہی ہے۔ کوئی اسے سیکولر اسٹیٹ بنانے کے خواب دیکھ رہا ہے تو کوئی اسے پارہ پارہ کرنے کی کوشش میں مصروف ہے اور کوئی اس سرزمین پر نظام اسلام کے نفاذ میں رکاوٹ بنا ہوا ہے۔

اپنوں کے ساتھ غیر مسلم بھی اس ملک کے خلاف سرگرم عمل ہیں غیر مسلموں میں ایک گروہ قادیان کا مرزائی ٹولہ ہے اس ٹولہ کے بانی مبانی اور سربراہ مرزا غلام احمد قادیانی کا اعتراف ہے کہ :۔

۱۔ ”غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ‘ نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہے۔“

۲۔ ”تمام فرقوں میں ہمارا فرقہ ہی گورنمنٹ (انگریز) کا وفادار اور جانثار ہے۔ سرکار تجربہ کے وقت ہمارے آدمیوں کو اول درجہ کا خیر خواہ پائے گی۔“ (تبلیغ رسالت)

۳۔ ”مجھے تین باتوں نے گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی میں اول درجہ پر بنادیا ہے۔“ (i) والد مرحوم کے اثر نے (ii) اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے (iii) خدا تعالیٰ کے الہام نے۔

قادیانیوں نے تحریک پاکستان کی مخالفت اور پاکستان کی بدخواہی صرف انگریز آقا کی خوشنودی کی خاطر ہی نہیں کی‘ بلکہ ہندوؤں کے سازشی ذہن نے یہ فرقہ خصوصی طور پر پروان چڑھایا۔ اس کے پیچھے ہندوؤں کے جو مسلم کش اور اسلام دشمن نظریات ہیں ان کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔

۱۔ ڈاکٹر علامہ سر محمد اقبال مرحوم نے ایک مضمون میں قادیانیوں کے خلاف یہ لکھا۔

”قادیانی اور نہرو مختلف وجوہ کی بنا پر اپنے دل میں مسلمانان ہند کے مذہبی اور سیاسی استحکام کو پسند نہیں کرتے۔ قادیانی بالخصوص ہندوستانی مسلمانوں کی سیاسی بیداری سے سخت مضطرب ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ مسلمانان ہندوستان کے سیاسی نفوذ کی ترقی سے ان کا یہ مقصد فوت ہو جائے گا کہ پیغمبر عرب کی امت سے ہندوستانی پیغمبر کی ایک نئی امت تیار کریں۔“

۲۔ قادیانیوں کے خلاف علامہ اقبال کے مضامین کا رد پنڈت جواہر لال نہرو نے لکھا اور اپنے رد میں نہایت عمدگی سے یہ ثابت کیا کہ ”ڈاکٹر صاحب

ختم نبوۃ

کے احمدیت پر اعتراض نامعقول ہیں۔" (یعنی مرزائیوں کو مسلم امت کا شیرازہ بکھیرتے رہنا چاہیے۔)

۳۔ ڈاکٹر شنکر داس نے لالہ لاجپت رائے کے اخبار "بندے ماترم" میں لکھا کہ

"مسلمانوں میں اگر کوئی تحریک عربی تہذیب اور اسلام ازم کا خاتمہ کر سکتی ہے تو وہ یہی احمدی تحریک ہے جب کوئی مسلمان احمدی ہوتا ہے تو حضرت محمدؐ سے اس کی عقیدت کم ہو جاتی ہے اور نگاہیں مکے کے بجائے قادیان کی طرف اٹھتی ہیں۔"

آخر میں مرزائی فرقے کے پاکستان اور استحکام پاکستان کے خلاف چند ایک نظریات پیش خدمت ہیں تاکہ مخالفت پاکستان کا دعویٰ ثابت ہو جائے۔

(i) مرزا محمود کے تقسیم ملک کے خلاف وہ تمام خطبات مطبوعہ ہیں جن میں انہوں نے قبل از تقسیم پاکستان کو اپنے سیاسی اور دینی مفادات کے منافی قرار دیا ہے۔ اسی طرح ۱۱/جون ۱۹۴۴ء کو مرزا صاحب نے پاکستان کے مطالبہ کو غلامی مضبوط کرنے والی زنجیر قرار دیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد مارشل لاء لگا۔ پھر جسٹس کیانی اور جسٹس منیر پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی جو مسلمانوں کے اور احمدیوں کے درمیان نزاع کو قلمبند کرنے پر مامور کی گئی۔ اس تحقیقاتی کمیٹی نے مرزا محمود سے قیام پاکستان کے خلاف ان کے بیانات کے بارے میں سوال کیا۔ تو انہوں نے تسلیم کیا کہ یہ میرے ہی الفاظ ہیں۔

(۲) پاکستان کے قیام کا اعلان ہوا۔ تو مرزا محمود نے مخالفت کی۔ ۱۴/اگست ۱۹۴۷ء کے بعد بھی وہ یہ اعلان کرتے رہے کہ "وہ پاکستان نہیں جائیں گے۔" بعد میں ایک انگریز کرنل کے کہنے پر ۳۱/اگست کو پاکستان آگئے۔

(۳) "ہم دل سے پہلے ہی اکھنڈ ہندوستان کے قائل تھے جس میں مسلمان کا پاکستان اور ہندو کا ہندوستان برضا اور رغبت شامل ہوں اور اب بھی ہمارا یہی عقیدہ ہے۔" (تاریخ احمدیت جلد دہم)

(۴) "میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے رب! میرے اہل ملک کو سمجھ دے اول تو یہ ملک بٹے نہیں۔ اور اگر بٹے تو اس طرح بٹے کہ پھر مل جانے کے راستے کھلے رہیں۔" (پمفلٹ "سکھ قوم کے نام درد مندانہ اپیل")

(۵) ۳/اپریل ۱۹۴۷ء کو چوہدری ظفر اللہ خان کے بھتیجے کے نکاح کے موقع پر مرزا محمود نے کہا کہ

"ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں۔ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں، ممکن ہے عارضی طور پر کچھ افتراق ہو اور کچھ وقت کے لیے دونوں قومیں جدا جدا ہوں۔ مگر یہ حالت عارضی ہو گی۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ یہ حالت جلد دور ہو جائے۔ بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں۔" (الفضل ۵/اپریل ۱۹۴۷ء)

(۶) ۱۴/مئی ۱۹۴۷ء کو بعد از مغرب ایک مجلس میں کہا کہ۔

"اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے، ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم راضی ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے۔ ہم پھر سے یہ کوشش کریں گے کہ جلد سے جلد متحد ہو جائیں۔"

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے نزاع کی تفصیلی رپورٹ مرتب کرنے کے لیے جسٹس کیانی اور جسٹس منیر پر مشتمل جس کمیٹی نے یہ رپورٹ مرتب کی اس میں بھی تحریک ختم نبوت کے داعیوں کو ہدف تنقید بنایا گیا ہے اور احمدیوں کے حق میں جانبداری سے کام لیا گیا ہے۔ مگر اس رپورٹ کے مولفین نے بھی باوجود حمایت و نصرت کے قادیانی امت کی اس روش کو تسلیم کیا ہے کہ وہ برعظیم کی تقسیم اور دوسرے لفظوں میں قیام پاکستان کے مخالف تھے اور قادیان کا حصول ان کے عقیدہ کا جزو لاینفک ہے۔ مرزا محمود نے اس غرض سے ۲۹/دسمبر ۱۹۵۶ء کو اپنے ایک خطبہ میں کہا کہ

(۷) "مایوس نہ ہونا۔ خدا تعالیٰ پر توکل کرو۔ اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ کے اندر ایسے سامان پیدا کر دے گا، آخر یہودیوں نے بارہ سو سال انتظار کیا۔ پھر فلسطین میں آگئے۔ آپ لوگوں کو تیرہ سو سال انتظار نہیں کرنا پڑے گا، ممکن ہے تیرہ بھی نہ کرنا پڑے، ممکن ہے دس بھی نہ کرنا پڑے اللہ تعالیٰ اپنی برکتوں کے نمونے تمہیں دکھائے گا۔" (الفضل ۱۵/مارچ ۱۹۵۷ء)

پاکستان بن گیا۔ قادیانی خائب و خاسر ہو گئے۔ اب انہوں نے پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچانے اور اس کی جڑیں کاٹنے کے منصوبے بنانے شروع کر دیئے اس مقصد کے لیے سب سے پہلے دو کام کیے گئے۔

۱۔ چنیوٹ ضلع جھنگ کے قریب دریائے چناب کے پار فیصل آباد اور سرگودھا کے وسط میں گورنر پنجاب سر فرانسس موڈی سے کوڑیوں کے بھاؤ ۱۰۳۴/ایکڑ زمین لے کر ربوہ آباد کیا۔ جس کا پورا نظام ایک ریاست کے مشابہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ربوہ (موجودہ چناب نگر) میں اتنا اسلحہ ہے کہ پاکستان کے بڑے سے بڑے شہر میں بھی اتنا اسلحہ نہ ہو گا۔ ہر مرزائی کے لیے مسلح ہونا احکام خلافت کی رو سے لازم قرار دیا گیا ہے۔

۲۔ "پاکستان بننے سے پہلے قادیانی اخبار

ختم نبوۃ

"الفضل" نے کبھی فوجی بھرتی کے پروگرام شائع نہیں کئے تھے لیکن پاکستان بن جانے کے بعد "الفضل" میں فوجی بھرتی کے پروگرام شائع ہونے لگے بالخصوص ان علاقوں کے پروگرام جہاں مرزائی رہ رہے تھے اور جس دستہ کے ریکروٹنگ آفیسر مرزائی ہوتے۔

مرزا محمود کا خیال تھا کہ "پاکستان ایک ایسا ملک ہے کہ اس کی حکمرانی بالآخر فوج کے ہاتھ میں ہو گی لہذا احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ فوج میں اس کثرت سے شامل ہو جائیں کہ بالآخر فوج انہی کی ہو جائے۔"

یہی وجہ ہے کہ آج تینوں افواج میں قادیانیوں کی کثرت ہے اور بڑے بڑے فوجی قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ سب سے زیادہ قادیانی پاکستان ایئر فورس میں ہیں اور وہاں قادیانی تبلیغ کا کام زور و شور سے جاری ہے۔ فوج کے علاوہ قادیانی دوسرے بڑے بڑے محکموں میں بھی گھسے ہوئے ہیں۔ اس لیے کہ ان کے خلیفہ نے حکم جاری کیا تھا کہ۔

"جب تک سارے محکموں میں ہمارے آدمی نہ ہوں ان سے جماعت پوری طرح کام نہیں لے سکتی مثلاً موٹے موٹے محکموں میں فوج ہے۔ پولیس ہے' ایڈ منسٹریشن ہے' ریلوے ہے۔ فنانس ہے۔ اکاؤنٹس ہے۔ کسٹمز ہے۔ انجینئرنگ ہے۔ یہ آٹھ دس موٹے موٹے صیغے ہیں جن کے ذریعے جماعت اپنے حقوق محفوظ کرا سکتی ہے اور پیسے بھی اس طرح کمائے جا سکتے ہیں کہ ہر صیغے میں ہمارے آدمی موجود ہوں اور ہر طرف ہماری آواز پہنچ سکے۔" (الفضل ۱۱/ جنوری ۱۹۵۲ء)

قادیانیوں نے پاکستان کو توڑنے میں نہ کوئی کسر چھوڑی اور نہ کوئی کسر چھوڑ رہے ہیں' ان کا رابطہ نہ صرف پاکستان دشمن عناصر کے ساتھ ہے' بلکہ ان کا اپنا پروگرام بھی بڑا پر یقین ہے۔ پاکستان بننے کے بعد ابتدا ہی میں ان لوگوں کا پروگرام بڑا پر یقین تھا مثلاً:۔

۱۔ "۱۹۵۲ء کو گزرنے نہ دیجئے۔ جب تک احمدیت کا رعب دشمن اس رنگ میں محسوس نہ کرے کہ اب احمدیت مٹائی نہیں جا سکتی۔ اور وہ مجبور ہو کر احمدیت کی آغوش میں آگرے۔" (الفضل ۱۶/ جنوری ۱۹۵۲ء)

۲۔ "وقت آنے والا ہے جب یہ لوگ (مخالفین و منکرین) مجرموں کی حیثیت میں ہمارے سامنے کھڑے ہوں گے۔" (الفضل ۲۹/ جولائی ۱۹۵۲ء)

۳۔ "اپنا بیگانہ کوئی اعتراض کرے پروا نہیں ہوتا وہی ہے جو میں نے کہا ہے اور وہی ایک دن ہم کر کے رہیں گے۔"

وہ کیا تھا۔ مرزا صاحب نے ۲۳ جولائی ۱۹۴۸ء کو یعنی پاکستان بننے کے پونے گیارہ ماہ بعد کوئٹہ میں ایک خطبہ دیا۔ جس میں اعلان کیا کہ وہ بلوچستان کو احمدی صوبہ بنانا چاہتے ہیں۔ پھر یہی اعلان مرزا صاحب نے دوبارہ ۵/ جولائی ۱۹۵۰ء کو ایک خطبہ میں کیا اور اس کا اعتراف منیر انکوائری کمیٹی کے روبرو بھی کیا۔ چنانچہ رپورٹ مذکورہ میں اس پر نقد و جرح موجود ہے کہ۔

"مرزا محمود نے کوئٹہ میں جو تقریر کی وہ نہ صرف نامناسب بلکہ غیر مآل اندیشانہ اور اشتعال انگیز تھی' انہوں نے اپنے پیروں کو ہدایت کی کہ تبلیغ احمدیت کے پروپیگنڈا کو تیز کر دیں تاکہ ۱۹۵۲ء کے آخر تک پوری مسلم آبادی احمدیت کی آغوش میں آجائے ظاہر ہے کہ اس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا لازمی تھا۔" (رپورٹ کا اردو متن ص ۲۸۰)

مرزا صاحب نے مزید اعلان کیا کہ

"میں یہ جانتا ہوں کہ اب یہ صوبہ بلوچستان ہمارے ہاتھوں سے نکل نہیں سکتا' یہ ہماری شکار گاہ ہو گا۔ دنیا کی ساری قومیں مل کر بھی ہم سے یہ علاقہ نہیں چھین سکتیں۔"

مرزائی گروپ نے پاکستان کی ان شخصیات کو ہراساں یا ختم کرنے کی بھی کوشش کی ہے' جنہوں نے اس فرقے کے خلاف سوچنے کی بھی زحمت گوارا کی۔ اس سلسلے میں پاکستان کے پہلے وزیر اعظم نواب زادہ لیاقت علی خان اور پنجاب کے سابق گورنر نواب آف کالاباغ امیر محمد خان کا نام لیا جاتا ہے۔ اول الذکر پاکستان کے پہلے قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان کو وزارت سے الگ کرنے کا فیصلہ کر رہے تھے اور موخر الذکر نے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان مرحوم کو یہ مشورہ دیا تھا کہ

۱۔ ان کے گرد و پیش لادین عناصر جمع ہو گئے ہیں۔
۲۔ ان کے مزاج میں قادیانی دخیل ہوتے جا رہے ہیں۔

نواب آف کالاباغ کے قتل کی ایک وجہ ان کی مرزا ایم ایم احمد سے وہ سخت گفتگو بھی بیان کی جاتی ہے' جو انہوں نے مرکزی کابینہ کی ایک میٹنگ میں کی' اس کا واقعہ یوں ہے کہ

میٹنگ میں اکثر وزراء نے زور دیا کہ علماء اس ملک کے لیے زحمت و مصیبت کا باعث ہو گئے ہیں انہیں گربہ کشتن روز اول کے مصداق کھونٹے پر باندھا جائے ساری کابینہ متفق نظر آرہی تھی کہ مسٹر اے ٹی ایم مصطفیٰ نے شدت سے مخالفت کی اور یہاں تک فرمایا کہ "علماء کی آڑ میں اسلام کی مخالفت ہو رہی ہے کوئی غلط فیصلہ ہوا تو وہ کابینہ سے استعفیٰ دے دیں گے۔" اسی اجلاس میں نواب کالاباغ نے ایم ایم احمد کو گھورتے ہوئے کہا کہ جن مولویوں سے آپ لوگ نالاں ہیں۔ ان کی خطا کیا

ہے یہی کہ وہ اس ملک میں اللہ و رسول ﷺ کا نام لیتے ہیں آپ کو وہ لوگ نظر نہیں آتے جو یہاں نبوت کا کھڑاگ رچا کر خلافت بنائے بیٹھے ہیں' اور میری معلومات کے مطابق ان کے خطرناک سیاسی منصوبے اس ملک (پاکستان) کو تہس نہس کرنے کی خفیہ کوششوں کا حصہ ہیں "نواب آف کالاباغ کی اس گھر کی پر یہ مسئلہ ختم ہو گیا۔ لیکن مرزائیوں کی سازشیں شروع ہو گئیں۔ نواب صاحب کو گورنری سے الگ کروا دیا گیا اور بعد میں گولی مروا دی گئی۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری (مقرر ختم نبوت) امیر شریعتؒ کے قتل کے لیے ایک شخص راجندر سنگھ آتش کو مقرر کیا گیا۔ لیکن وہ ضمیر کی سرزنش پر منحرف ہو گیا۔ اور اس نے مرزائیوں کی سازش کا انکشاف کر دیا۔ ۱۵/ جنوری ۱۹۵۲ء کے الفضل میں مرزا محمود نے اعلان کیا کہ۔

"آخری وقت آپہنچا ہے ان علمائے حق کے خون کا بدلہ لینے کے لیے جن کو یہ علماء قتل کراتے آئے ہیں اب ان کے خون کا بدلہ لیا جائے گا۔"

مرزا محمود نے ان علماء کے نام بھی لکھے ہیں۔ جن سے علمائے حق کے خون کا بدلہ لینے کا اعلان کیا ہے۔ وہ نام یہ ہیں۔

۱۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری
۲۔ ملا احتشام الحق تھانوی
۳۔ ملا عبدالحامد بدایونی
۴۔ ملا مفتی محمد شفیع
۵۔ ملا مودودی

اب بھی اس گروہ (مرزائی) کا پاکستان کش منصوبہ ختم نہیں ہوا ہے۔ تمام غیر اسلامی طاقتیں ان کی پشت پناہی کر رہی ہیں اور یہ پشت پناہی اس جماعت کے آغاز سے لے کر اب تک ہو رہی ہے۔ مثلاً

(۱) برطانیہ جس نے اسلامی اتحاد کو توڑنے اور دین میں رخنہ ڈالنے کے لیے اس جماعت کے بانی کو نبی بنایا اور پھر مخالفوں اور دشمنوں سے اس کی حفاظت کرتی رہی اب تک یہ طاقت اس گروہ کی پشت پناہی کر رہی ہے۔

۲۔ امریکہ یہ بھی اسلام دشمن عناصر میں سے ایک ہے یہودیوں کے لیے فلسطین بنانے میں اس کا بڑا ہاتھ ہے اب بھی فلسطینی عربوں کی مخالفت اور اسرائیلی یہود کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت ﷺ میں مسلمان علماء نے دوسرے مطالبات کے علاوہ یہ مطالبہ بھی کیا کہ سر ظفر اللہ خان (قادیانی) وزیر خارجہ کو وزارت سے علیحدہ کیا جائے اور خواجہ ناظم الدین سے اپنا مطالبہ پیش کیا۔ خواجہ ناظم الدین نے علماء کے اس مطالبے کی تکمیل سے معذوری ظاہر کی اور کہا کہ "اگر سر ظفر اللہ خان کو وزارت سے نکال دیا گیا تو امریکہ گندم کی فراہمی بند کر دے گا۔" اب تک امریکہ کی مرزائیت پروری جاری ہے۔

۳۔ اسرائیل۔ عربوں کے لیے یہ ملک جتنا خطرناک ہے۔ اس سے زیادہ پاکستان کے لیے خطرناک ہے اسرائیل میں کسی شخص کو بھی تبلیغ مذہب کی اجازت نہیں ہے مگر اس قادیانی ٹولے کے لیے اس کی اجازت ہے۔ اسرائیلی فوج میں مرزائیوں کا کوٹہ مخصوص ہے۔ اسرائیل میں قادیانیوں کا مذہبی پیشوا بیٹھتا ہے جبکہ موجودہ خلافت لندن میں ہے۔

۴۔ ہندوؤں اور انگریزوں نے تو اس فرقے کی بنیاد رکھی ہے ان کی ہمدردیاں بھی اس جماعت کے ساتھ ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ قادیانی فرقے کے ذہن میں اور بھی پاکستان دشمن منصوبے پروان چڑھ رہے ہوں۔ جن تک ابھی کسی کی نظر نہ گئی ہو۔ مگر کیا ان کا یہی کردار اسلام دشمنی اور پاکستان دشمنی کے لیے ایک واضح ثبوت نہیں ہے؟ اگر ان کو لگام نہ دی گئی تو (خاکم بدہن) یہ پاکستان کو ملیا میٹ کر سکتے ہیں۔ اور اگر پاکستان ختم ہو گیا تو مسلمان امت "مرزائی ٹولے" میں تبدیل ہو جائے گی اور

ہماری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں۔

معصیت اور غفلت کے نتائج

نیک اعمال کی توفیق سے محرومی اور خیالات کی پراگندگی حقائق کا مخفی اور دل کا فساد زدہ ہو جانا، عدم وقعت اور لوگوں کا نفرت آمیز رویہ، وحشت کا احساس دعاؤں کا قبول نہ ہونا، قساوت قلبی، رزق اور زندگی سے برکت کا اٹھ جانا، علم سے محرومی اور ذلت و رسوائی کا تسلط، غموں اور پریشانیوں کا لامتناہی سلسلہ، دشمن کا غلبہ اور دل کی بے قراری، برے دوستوں کا ہجوم (جن کی رفاقت کا نتیجہ فساد قلب اور ضیاع وقت کے سوا کچھ نہ ہو) یہ سب نتائج ہیں اللہ کی نافرمانی اور اس کی یاد سے غفلت کے...... والعیاذ باللہ

(از افادات حافظ ابن القیم الجوزیہ)

بقیہ:۔ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ

اسی لئے تم اپنے لئے یہ لفظ گوارا نہیں کرتے لہٰذا یہ تو سوچو کہ قرآن کریم نے جو ختم نبوت کا اعلان کر دیا ہے اس کا انکار کرنے سے تم پر کفر کیسے عائد نہ ہو گا؟

قرآن کریم کی کسی بھی ایک آیت کا انکار کفر ہے اور اس کی تحریف بھی کفر ہے اور تکذیب بھی کفر ہے۔ ہمیں تمہاری خیر خواہی مقصود ہے دنیا کے مفاد کو چھوڑو کفر سے توبہ کرو۔

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ایک جائزہ

تحریر: مولانا محمد اشرف کھوکھر

کائنات کا ہر جزو' قطرے سے سمندر تک' ذرے سے پربت تک' پھول سے ثمر تک' بحر سے بر تک' زمین سے آسمان تک سیاروں سے لے کر ستاروں تک' شمال سے لے کر جنوب تک' مشرقین سے لے کر مغربین تک' ہر ایک نقطہ' ہر ایک ذرہ انسان کو اپنے مقصد تخلیق کی یاد دہانی میں ہروقت مصروف ہے۔ حمد و ثنائے رب ذوالجلال کے ساتھ پیغام خاتم النبیین رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو اقصائے عالم میں پہنچانے کے لیے بھی یاد دہانی میں مصروف ہے۔ انسان کی ابدی سعادتوں' کامیابیوں اور کامرانیوں کے ضابطہ و قانون اور ضابطہ حیات کی تکمیل کے بعد ہر انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ حق و صداقت کو بصدق دل وجان تسلیم کرتے ہوئے اور خاصہ کائنات محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت اور تبلیغ انتہائی ضروری ہے اور آپ ﷺ کے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ایک مسلمان کے لیے فرض عین ہے اس لیے کہ یہ عقیدہ دین اسلام کی اساس اور ایمان کی روح ہے۔ قرآن وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔ تاقیام قیامت نئے نبی و رسول کی آمد کا تصور بھی کفر ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور کسی بھی نئی نبوت کے فتنے و فساد کے خاتمے اور اندرون و بیرون ملک عزیز پاکستان میں قادیانیت یا اس طرح کے دیگر باطل فتنوں کی دینی' مذہبی اور مذموم سیاسی سرگرمیوں کے خلاف احتسابی عمل اور ان کے سدباب کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کے باہمی مسلکی مناقشات سے کنارہ کشی کرتے ہوئے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' حضرت مولانا محمد علی جالندھری' حضرت مولانا لال حسین اختر' حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات کی روشنی میں موجودہ امیر مرکزیہ مخدوم العلماء شیخ المشائخ مرشدی حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' نائب امیر مرکزیہ سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم' ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ العالی کی قیادت و سیادت میں دعوت و تبلیغ دین' قادیانی قزاقوں کی سرکوبی اور باطل قوتوں کے مقابلے اور تعاقب میں اپنی بے سرو سامانی کے باوجود "توکل اللہ" شب و روز مصروف عمل ہے۔ قبل از قیام پاکستان انگریز کے خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی کی معنوی ذریت کا مقابلہ خود بانی جماعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ان کے مستقر قادیان میں کیا تھا۔ بعد از تقسیم برصغیر پاک و ہند آپؒ اور آپ کے رفقائے کار نے قادیانی مرکز ربوہ موجودہ چناب نگر میں کیا۔ ۱۹۷۴ء سے قبل ربوہ ایک مستقل قادیانی اسٹیٹ کی حیثیت رکھتا تھا جہاں کسی چڑیا کو بھی پر مارنے کی جرأت نہ تھی اس لیے ربوہ کے قریبی شہر چنیوٹ کے پبلک پارک میں ختم نبوت کانفرنسوں کا اہتمام ہوتا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سالہا سال محنتوں اور پیہم جدوجہد کے نتیجے میں قادیانیوں کے عقائد و عزائم کے باعث پاکستان کی قومی اسمبلی نے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا چنانچہ اسی تاریخی فیصلے کے نتیجے میں ربوہ (چناب نگر) کھلا شہر قرار پایا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے دریائے چناب کے کنارے ۹ کنال رقبہ حاصل کر کے اپنا ختم نبوت مرکز عالی شان مسجد' ختم نبوت لائبریری کا قیام عمل میں لایا جہاں ہر سال سالانہ عظیم الشان عالمی ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں چناب نگر اسٹیشن سے ملحقہ جامع مسجد محمدیہ و مدرسہ کا انتظام و انصرام بھی مجلس ہی سرانجام دیتی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پیہم جدوجہد کے نتیجے میں ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کا نفاذ عمل میں آیا تو موجودہ قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے راہ فرار اختیار کی راتوں رات پاکستان سے بھاگا اور لندن میں اپنے آقاؤں گوری اقلیت کی گود میں پناہ لی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۲۶/اپریل ۱۹۸۷ء کو اپنا مرکز لندن میں قائم کیا' جہاں اب ہر سال عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جاتی ہے۔ امسال پندرھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس طرح اندرون پاکستان تمام چھوٹے بڑے شہروں میں کانفرنسیں منعقد کی گئیں' اس سال چناب نگر میں ۱۹ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس بھی منعقد کی گئی جبکہ ۵ تا ۲۵ شعبان مطابق ۲ نومبر تا ۲۵ نومبر ۲۰۰۰ء سالانہ رد قادیانیت و عیسائیت کورس منعقد ہو رہا ہے۔

اندرون ملک ایک درجن دینی مدارس اور پچاس مستقل دفاتر اور نئے مبلغین کی تیاری نئے تبلیغی مراکز کا قیام' اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت و رد قادنیت کے موضوعات پر پیروی کے انتظام و انصرام اور سیکڑوں کتابوں کی تصانیف و تقسیم اور

مختلف زبانوں میں لاکھوں روپے کے لٹریچر کی مفت تقسیم کا انتظام وانصرام مجلس سرانجام دے رہی ہے۔ بیرون ملک امریکہ' کینیڈا' ماریشس' بنگلہ دیش' انڈونیشیا اور بھارت میں متعدد بار مجلس کے زیر انتظام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی جاچکی ہیں۔ چند سال قبل سابق سوویت یونین میں امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم اور شہید ختم نبوت حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمتہ اللہ علیہ نے وفود کے ذریعے لاکھوں قرآن مجید کے نسخے مفت تقسیم کروائے۔ اس طرح جنوبی افریقہ کی عدالت میں رابطہ عالمی اسلامی کے وفود کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علمائے کرام کی محنت اور کوشش سے قادیانی کیس میں مسلمانوں نے کامیابی حاصل کی اور قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اس طرح مغربی افریقہ کے ملک مالی میں تیس ہزار قادیانیوں نے قبول اسلام کا شرف حاصل کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے الگ ہوکر محض تبلیغ دین اور رد قادیانیت واحتساب قادیانیت وتردید مرزائیت میں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے۔ آج بھی شب وروز مصروف عمل ہے۔ گروہی اختلافات اور فرقہ وارانہ تعصبات سے الگ ہوکر اسلام کی سربلندی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور اتحاد بین المسلمین مجلس کا نصب العین ہے۔ ۴۰ مقتدر علماء کرام پر مشتمل مجلس شوریٰ ہے۔ ۵۰ مبلغین ہمہ وقت اندرون وبیرون ملک تبلیغی سرگرمیوں میں باضابطہ طور پر مصروف عمل ہیں۔ مجلس کے ترجمان (۱) ہفت روزہ ختم نبوت کراچی (۲) ماہنامہ لولاک ملتان قادیانیت کے خلاف قلمی جراحت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

ماضی قریب میں لاہور کے گستاخ رسول جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب کے خلاف مجلس نے قانونی چارہ جوئی کرکے عدالت سے سزا دلوائی جبکہ کوٹری کے فتنہ پرور ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف مقدمہ قائم کرکے میرپور خاص کی عدالت سے سزا دلواکر امت مسلمہ کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا۔ ماضی قریب میں توہین رسالت قانون میں ترمیم اور امتناع قادیانیت آرڈیننس اور دیگر اسلامی دفعات کو ختم کرنے کے امریکی ایجنڈے پر عمل درآمد کی تحریک کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھرپور مزاحمت کرکے مذکورہ قوانین کے تحفظ کا اقدام کیا اور اپنے فرض منصبی سے عہدہ برآ ہوئی۔ مذکورہ قوانین کے تحفظ کے لیے حکیم العصر شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمتہ اللہ علیہ حریم ختم نبوت اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے ہوئے باوفا ڈرائیور بھائی عبدالرحمن سمیت مقام شہادت سے سرفراز ہوئے۔

آج جبکہ عیسائیت' یہودیت اور قادیانیت اپنے آقاؤں کی آشیرباد حاصل کرکے خطرناک منصوبوں ذرائع ابلاغ' انٹرنیٹ اور ڈش انٹینا کے ذریعے ملت اسلامیہ کے خلاف شب وروز اکارت کررہے ہیں۔ امت مسلمہ پر دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے ہر مسلمان جو جہاں جس شعبہ زندگی سے تعلق رکھتا ہے اس کا اولین فرض ہے کہ ہر طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مثبت سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر بروز قیامت رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق بنے۔ اللہ رب العزت مجھے' آپ کو اور ہم سب کو خاصہ کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت اور اطاعت کی توفیق دے اور بروز قیامت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق بنائے۔ (آمین)

شہید ختم نبوتؒ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

(سید شاہ نفیس الحسینی صاحب، لاہور)

قبائے نور سے سج کر لہو سے باوضو ہوکر وہ پہنچے
وہ پہنچے بارگاہ حق میں کتنے سرخ رو ہوکر
فرشتے آسماں سے ان کے استقبال کو اترے
چلے ان کے جلو میں باادب' باآبرو ہوکر
جہان رنگ وبو سے ماورا ہے منزل جاناں
وہ گزرے اس جہاں سے بے نیاز رنگ وبو ہوکر
جہاد فی سبیل اللہ نصب العین ہے ان کا
شہادت کو ترستے تھے سراپا آرزو ہوکر
مجاہد سر کٹانے کے لئے بے چین رہتا ہے
کہ سرفراز ہوتا ہے وہ خنجر در جگر ہوکر
زمین وآسماں ایسے ہی جانبازوں پہ روتے ہیں
سحاب غم برستا ہے، شہیدوں کا لہو ہوکر

نفیس ان عاشقان پاک طینت کی حیات وموت
رہے گی نقش دہر اسلامیوں کی آبرو ہوکر

ختم نبوت

تحریر: محمد جاوید اقبال

قرآن کریم ___ مسلمانوں کو عمل کرنے کی ضرورت

جس طرح ایک شفیق و مہربان باپ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت سے غافل نہیں ہو سکتا، خداوند عالم بھی اپنی مخلوق کے اخلاق و کردار سے لاتعلق نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ جب سے دنیا بنی ہے، ہزاروں انبیاء کرام لوگوں کو ایمان واخلاق سے آگاہ کرنے کے لئے مبعوث ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ ایک ایک بستی میں بعض اوقات دو، دو، تین، تین نبی علیہ السلام حق و صداقت کی دعوت لے کر اٹھتے رہے۔ ان انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف بہترین ذہنی اور روحانی قوتوں سے نوازا بلکہ ہر ہر قدم پر ان کی مدد فرمائی اور جہاں اپنی عالی حوصلگی کے باوجود انہوں نے مخالفین کے دباؤ کی شدت کو محسوس کیا، وہاں ہر لحظہ اور ہر آن ان کی تسلی اور تشفی فرمائی۔ یہی سبب تھا کہ بے پناہ مخالفتوں مظالم اور جبر و تشدد کے باوجود اللہ کا پیغام بنی نوع انسان تک پہنچ کر رہا، پھر جن لوگوں نے اللہ کے دین کو اختیار کیا پورے شرح صدر اور قلبی اطمینان کے ساتھ کیا اور جنہوں نے کفر کی روش اختیار کی، انہوں نے جان بوجھ کر حق کو ترک کیا اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی میں لگے رہے اور دنیا کی حقیر کامیابی کے لالچ میں آخرت کی عظیم الشان کامیابی کو نظر انداز کر دیا۔

انسانوں کی اس سرکشی اور مادہ پرستی کے باوجود پروردگار عالم کے رحم و کرم میں کوئی کمی نہ آئی بلکہ اضافہ ہی ہوتا رہا۔ اس امید پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی لامحدود قدرت کی کوئی نشانی دیکھ کر نبی کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے انبیاء کرام علیہم السلام کو معجزے عطا کئے گئے، ہر نبی اور رسول پہلے سے بڑھ کر معجزہ لے کر آیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو بے مثال حسن و جمال عطا کیا گیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو بہترین حسن آواز سے مدد دی گئی اور لوہا ان کے ہاتھوں میں موم کیا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نو نشانیاں دی گئیں۔ اژدھا بن جانے والا عصا اور "یدبیضا" ان میں معروف ترین ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مبروص اور جذامی مریضوں کے علاج پیدائشی اندھوں کی شفا اور مردے کو قم باذن اللہ کہہ کر زندہ کر دینے کا محیر العقول معجزہ عطا کیا گیا اور سلسلہ انبیاء علیہم السلام کے آخر میں جب نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کے عظیم الشان معجزے سے نوازا اور ساتھ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے مثال سیرت عطا کی۔ ان دونوں معجزوں کی عظمت نے دشمنان دین کو عاجز کر دیا اور باطل کو نامراد و ناکام، چودہ سو سال گزر چکے ہیں لیکن ان معجزوں کی آب و تاب میں کوئی کمی نہیں آئی آج بھی جب کوئی سوچنے والا ذہن اور بصیرت رکھنے والی آنکھ ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں حقیقت کو پا لیتے ہیں۔

زیادہ نہیں کوئی دس بارہ سال پرانا واقعہ ہے۔ یورپ کا ایک مشہور معروف نوجوان بیمار ہو کر ہسپتال میں داخل ہوا اس کا بھائی ان دنوں سیر و تفریح کی غرض سے مصر گیا ہوا تھا واپسی میں وہ بطور یادگار قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ لے آیا اور بھائی کو تنہائی اور بوریت سے بچنے کے لئے وہ نسخہ تحفے میں دے دیا۔ بستر پر لیٹے لیٹے وہ یونہی ورق گردانی کر رہا تھا کہ اس کی نظر سورۃ اخلاص کے ترجمے پر پڑی اور وہ سنبھل کر بیٹھ گیا اور اس نے دوبارہ ترجمہ پڑھا اور اس کے دل نے گواہی دی کہ اگر اس کائنات کا کوئی خدا ہے تو وہ ایسا ہی ہونا چاہئے جسے "قل ھو اللہ احد" میں بیان کیا گیا ہے، پھر اس نے شروع سے قرآن کے معنی پڑھنے شروع کئے، ہر چند ترجمے میں وہ رفعت کلام وہ شیرینی زبان اور دلوں کو پگھلا دینے والی تاثیر نہیں تھی مگر اسے اس نتیجے پر پہنچنے میں دیر نہیں لگی کہ قرآن واقعی اللہ کا کلام ہے اور اس سے ہدایت پانے کی پہلی شرط یہی ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا، اسلام کی تعلیم حاصل کرنے پاکستان آیا اور ٹنڈالہ یار جیسے دور دراز مقام پر ایک دینی مدرسے میں تعلیم کی خاطر ڈیڑھ سال تک مقیم رہا۔ آج کل یہ جوان لندن میں مسلمان بچوں کو اسلامی تعلیم دے رہا ہے اور "یوسف الاسلام" کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اس نے اپنا واحد مشغلہ جو اس کی شہرت و دولت کا باعث تھا اسلام کے نزدیک ناپسندیدہ ہونے کے باعث ترک کر دیا اور آج کوئی گمان بھی نہیں کر سکتا ہے کل کا مشہور پاپ سنگر کیٹ اسٹیونز آج کا یوسف الاسلام ہے۔

اور یہ واقعہ اس سے بھی بعد کا ہے ایک برطانوی جرنلسٹ کو اس امر پر حیرت ہوئی کہ یورپ میں اسلام کے خلاف معاندانہ پروپیگنڈے اور اسلام میں عورت کے حقوق سے متعلق جو غلط فہمیاں تسلسل سے پھیلائی جاتی رہی ہیں، اس کے باوجود اسلام وہاں تیزی سے پھیل رہا ہے اور اسلام قبول کرنے والوں میں عورتوں کی تعداد مردوں سے کہیں زیادہ ہے۔ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ پردے کی پابندی، شوہر کو دوسری

شادی کا حق حاصل ہونا اور اپنی پسند کے پیشے کو اختیار کرنے کی آزادی سے محرومی کے باوجود ماڈرن یورپی عورتوں کو اسلام میں آخر ایسی کونسی کشش نظر آرہی ہے؟ آخر کار اس نے ان عورتوں سے انٹرویو کرنے کا فیصلہ کیا جو حال ہی میں مسلمان ہوئی ہیں۔

ایک نوجوان خاتون نے بتایا کہ اسلام سے اس کا تعارف قرآن مجید کے ذریعے ہوا۔ اس نے اے لیول کا امتحان دیا تھا اور تعطیلات کے دوران اس نے اپنے گھر کے قریب ایک ڈسٹ بن میں ایک نئی کتاب پڑی ہوئی دیکھی۔ یہ سوچ کر کہ اتنی نئی کتاب کس نے اس طرح پھینک دی ہے اس نے اسے اٹھا کر دیکھا۔ یہ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ تھا جسے کسی متعصب عیسائی نے وہاں ڈال دیا تھا۔ اس نے گھر لے جاکر اس کا مطالعہ کیا تو:

"مجھے یوں محسوس ہوا گویا آسمان سے مجھ پر بجلی گر پڑی ہے۔"

اس نے بتایا:

"اس میں خدا اور کائنات سے متعلق میرے ہر سوال کا جواب تھا۔ زندگی کی ابتدا کے متعلق ایک بالکل نیا نظریہ اور انسانوں کے معاشرتی تعلقات اور حقوق کے متعلق ایک مکمل ہدایت نامہ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مسلمان ہوگئی اور اسلام کے ہر فرمان کو دل و جان سے قبول کرلیا۔"

افسوس کہ نسلی مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد کو قرآن کریم کی معجزانہ عظمت کا بہت کم ادراک ہے۔ کیونکہ اس پر غور و فکر کرنے کی عادت عام نہیں رہی، پھر بھی یہ حقیقت سبھی جانتے ہیں کہ عرب کے فصحا اور شعراء کو قرآن نے آتے ہی چیلنج کردیا تھا کہ اگر انہیں اس کے کلام خدا ہونے میں شک ہو تو اس جیسی دس آیتیں ہی بنالائیں۔ قرآن مجید کی سب سے مختصر سورۃ الکوثر عرصے تک خانہ کعبہ میں آویزاں رہی کہ کوئی اس سے بہتر کلام لے آئے اور ہر طرح کے جتن کرلینے کے بعد ایک شاعر نے اس پر اضافہ کیا تو یہ کہ: "لیس ہذا قول البشر" یعنی یہ آدمی کا کلام نہیں ہے۔

علماء کرام نے لکھا ہے قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام اور غیر مخلوق ہے اور اسے مخلوق کے کلام پر وہی فوقیت حاصل ہے جو خود اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات پر۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا شمشیر برہنہ لے کر نکلنے اور پھر قرآن سن کر اس پر ایمان لے آنے کا واقعہ ہر خاص و عام جانتا ہے اور حبشہ کے بادشاہ نجاشی کا سورۂ مریم سن کر زارو قطار رونے لگ جانا اور ایمان لے آنا بھی مشہور واقعہ ہے لیکن کم لوگ جانتے ہیں کہ قرآن کے پر شکوہ زبان اور قوت بیان نے ایک مرتبہ تو مومن و مسلم اور کافر و مشرک سب کو سجدے میں گرا دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سورۂ نجم کی آیات مبارکہ سن کر خانہ کعبہ میں موجود تمام افراد سجدے میں گر پڑے تھے اور اس واقعہ کی شہرت حبش تک پہنچ گئی تھی اور وہاں کے مہاجر یہ سمجھ کر کہ پورا مکہ مسلمان ہوگیا ہے واپس وطن چلے آئے تھے۔ بڑے بڑے شعراء اور ادیبوں کا قرآن پاک سن کر سجدے میں گر پڑنا معروف واقعہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کلام کی عظمت کو کوئی عالم ہی پہچان سکتا ہے جیسے ہیرے کی قدر و قیمت کا اندازہ جوہری ہی کرسکتا ہے۔

بیسویں صدی جہاں اطلاعات اور ابلاغ کا طوفان لے کر آئی وہاں روایتی مسلمانوں کے لئے بے شمار چیلنج بھی اپنے جلو میں لائی۔ قرآن کریم کی بے شمار آیات کو سائنس کی کتاب نہیں مگر اس میں جملہ ہائے معترضہ یا مثالوں کے ذریعے جو حقائق بیان کئے گئے ہیں، سائنس نے ان کی تصدیق کی ہے۔ مثلاً:

"وہ اتنے اندھیرے میں ہیں گویا سمندر کی تہہ میں ہوں۔"

اس حقیقت کو قرآن ساتویں صدی میں منکشف کرچکا تھا جس کا علم جدید سائنس کو آج ہوا ہے کہ سمندر کی تہہ میں شدید اندھیرا ہوتا ہے، اسی طرح پہاڑوں کو میخیں قرار دے کر قرآن کریم نے تیرہ سو سال پہلے بتادیا تھا کہ پہاڑوں کا جتنا حصہ زمین کی سطح سے باہر ہوتا ہے اس سے کہیں زیادہ زمین کے اندر ہوتا ہے۔ کھارے اور میٹھے پانی کے درمیان کوئی رکاوٹ نہ ہونے کے باوجود مختلف ذائقے ہونے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا کرشمہ کہا تھا۔ بیسویں صدی میں وہ جگہ دریافت کرلی گئی ہے جہاں اس طرح کا دریا پایا جاتا ہے۔ کشتی نوح کے جودی پہاڑ پر رکنے کی خبر قرآن نے چودہ سو سال پہلے دی تھی، دوسری جنگ عظیم کے دوران ترکی میں واقع اس پہاڑ سے گزرتے ہوئے ایک پائلٹ نے چوٹی پر ایک وسیع و عریض کشتی کے آثار دیکھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول مبارک بھی صحیح قرار پایا ہے کہ:

"قرآن کی خوبصورتی میں کبھی کمی واقع نہ ہوگی اور اس کے معجزے کبھی ختم نہ ہوں گے۔"

پہلی جنگ عظیم سے قبل جرمنی میں قرآن کریم پر ریسرچ کے ایک عظیم الشان پروجیکٹ کا آغاز کیا گیا۔ اسلام کے اس دعوے کو غلط ثابت کرنے کے لئے وہ آخری دین حق ہے اور اس کی کتاب خدا کا آخری کلام ہے جرمنوں نے قرآن پاک کے چالیس ہزار نسخے جمع کئے جو انڈونیشیا سے الجزائر تک مختلف ممالک سے اکٹھا کئے گئے تھے جن میں نئے اور پرانے مکمل اور ادھورے سب ہی نسخے شامل تھے۔ ان میں سے ہر نسخے کا دوسرے سے تقابل کیا گیا اور چالیس سال کی محنت و کوشش کے بعد جو کچھ وہ پاسکے وہ محض چند کتابتی اغلاط تھیں، چنانچہ انہوں نے کھلے دل سے اعلان کیا کہ قرآن کریم کے قدیم و جدید نسخوں میں جو اکناف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں کوئی فرق نہیں ہے اور بنیادی طور پر یہ ایک ہی کتاب ہے جو پانچوں براعظموں کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ہے۔

ختم نبوۃ

ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی کی قادیانیت سے توبہ اور قبول اسلام

جناب محمد متین خالد صاحب

ڈاکٹر صاحب بدقسمتی سے قادیانیت کو اسلام سمجھ کر مرزا قادیانی کے دام فریب میں آگئے تھے لیکن اللہ کی رحمت نے ان کو اپنی آغوش میں لے لیا اور قادیانیت سے تائب ہو کر رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن شفاعت میں پناہ لے لی۔ ایمان افروز داستان ملاحظہ فرمائیں۔ مدیر

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب پٹیالوی، وہ مشہور ومعروف شخصیت ہیں جو قریباً 25 برس تک مرزا غلام احمد قادیانی کے خاص الخاص، جلیل القدر مریدین میں شمار ہوتے رہے۔ مرزا صاحب کو آپ سے بے پناہ محبت تھی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب پر اپنا فضل وکرم فرمایا 25 برس بعد مرزائیت سے تائب ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے مرزائیت کے زمانے میں قرآن کریم کی ایک تفسیر بنام "تفسیر القرآن بالقرآن" لکھی۔ مرزا غلام احمد کے نزدیک ڈاکٹر صاحب کا کیا مقام تھا؟ اس کے لیے مرزا صاحب کے درج ذیل ارشادات ذہن میں رکھیے۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

"حدیث شریف میں آتا ہے کہ مہدی کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی، جس میں اس کے تین سو تیرہ مریدوں کے نام درج ہوں گے۔ یہ پیشگوئی آج پوری ہو گئی۔ ''موجب منشا حدیث کے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ یہ تمام اصحاب خصلت صدق وصفا رکھتے ہیں اور وہ یہ ہیں (پھر اس سے آگے مرزا صاحبان تین سو تیرہ صاحبان کا نام درج کرتے ہیں، جن میں نمبر 159 پر ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کا نام ہے)"

(انجام آتھم ص 312، ضمیمہ ص 43)

مرزا صاحب نے اپنی کتاب "ازالہ اوہام" مطبوعہ لاہور ص 808/404 پر ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کا تعارف ان الفاظ میں کرایا ہے کہ "جبی فی اللہ میاں عبدالحکیم خاں جوان صالح ہے۔ علامات رشد وسعادت اس کے چہرہ سے نمایاں ہیں۔ زیرک اور فہیم آدمی ہیں۔ انگریزی زبان میں عمدہ مہارت رکھتے ہیں۔ امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کئی خدمات اسلام ان کے ہاتھ سے پوری کرے گا۔"

ڈاکٹر صاحب نے اپنے مرزائیت کے زمانہ میں قرآن مجید کی جو تفسیر لکھی تھی۔ اس کے متعلق مرزا جی لکھتے ہیں کہ

"ڈاکٹر صاحب کی "تفسیر القرآن بالقرآن" ایک بے نظیر تفسیر ہے۔ جس کو ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرمایا ہے۔ نہایت عمدہ شیریں بیان ہے۔ اس میں قرآنی نکات خوب بیان کیے گئے۔ یہ تفسیر دلوں پر اثر کرنے والی ہے۔"

(اخبار "بدر" شمارہ 38، جلد 9، 9 اکتوبر 1930ء بحوالہ فسانہ قادیان)

چونکہ ڈاکٹر صاحب کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ کو خدمت اسلام لینا منظور تھا، اس لیے 25 برس مرزائیت میں ضائع کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب کو توبہ کی توفیق ملی۔ ڈاکٹر صاحب کے مرزائیت سے تائب ہونے کے اصل وجوہات کیا تھے؟ اس کا تذکرہ تو آگے آئے گا۔ پہلے ہم مرزا صاحب پر بجز ان کے طاری ہونے کی حالت کا ذکر کرتے ہیں، جو ڈاکٹر صاحب کے مرزائیت کو چھوڑنے پر طاری ہوئی۔ لکھتے ہیں:

"ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کا اگر تقویٰ صحیح ہوتا تو وہ کبھی تفسیر لکھنے کا نام نہ لیتا۔ کیونکہ وہ اس کا اہل ہی نہیں تھا۔ اس کی تفسیر میں ذرہ بھر روحانیت نہیں اور نہ ہی ظاہری علم کا کچھ حصہ۔"

(اخبار "بدر" 7 جون 1906ء بحوالہ فسانہ قادیان)

سوچنے کا مقام ہے۔ ڈاکٹر صاحب جب تک مرزائی رہے، ان کی تفسیر ایک بے نظیر تفسیر تھی اور عمدہ شیریں بیان تھی، دلوں پر اثر کرنے والی تھی۔ جب مرزائیت سے تائب ہوئے تو مرزا صاحب نے ان کی مذمت شروع کر دی کہ ایسا تھا، ویسا تھا، گنجا تھا، لنگڑا تھا، لولا تھا۔ تفسیر لکھنے کا نااہل تھا، روحانیت نزدیک نہ پھٹکی، ظاہری علم سے کچھ حصہ نہ پایا۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ انکشاف صداقت اور قبول حق کے لیے خدا کی طرف سے ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ چونکہ جب تک فضل خداوندی انسان کے شامل حال نہ ہو، صراط مستقیم اور راہ ہدایت کا میسر ہونا ناممکن ہے۔ اس لیے کہ "انسان اپنی عقل میں غلطی کر سکتا ہے، لیکن خدا تو اپنی راہنمائی میں غلطی نہیں کر سکتا۔" تاریخ اسلام میں اس قسم کے متعدد واقعات موجود ہیں۔ کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا قادیانی کی طرح کئی مدعیان نبوت باطلہ پیدا ہوئے۔ جن پر ہزاروں نہیں، بلکہ لاکھوں مرد وزن ازلی انسانوں نے ایمان لا کر اپنی عاقبت کو برباد کیا۔ ان جھوٹے نبیوں پر ایمان لانے والوں

میں بعض بڑے بڑے لائق و قابل تھے۔ یعنی بظاہر اس قدر لائق و قابل کہ قادیانی نبوت اور خلافت ان کے سامنے کوئی چیز ہی نہیں ہے اور پھر ان کذابوں اور دجالوں کو کافی ترقی اور عروج حاصل ہوا۔

چنانچہ مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

"حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک خطرناک زمانہ پیدا ہو گیا تھا۔ کئی فرقے عرب کے، مرتد ہو گئے اور جھوٹے پیغمبر کھڑے ہو گئے تھے۔ خدا نے حضرت ابوبکرؓ کے کاموں میں برکت دی اور نبیوں کی طرح اس کا اقبال چمکا۔ اس نے مفسدوں اور جھوٹے نبیوں کو خدا سے قدرت اور جلال پا کر قتل کیا۔ آنحضرت کے بعد چند شریر لوگوں نے پیغمبری کا دعویٰ کر دیا۔ جن کے ساتھ کئی لاکھ بدبخت انسانوں کی جمعیت ہو گئی اور دشمنوں کا شمار اس قدر بڑھ گیا کہ صحابہ (رضی اللہ عنہم) کی جماعت ان کے آگے کچھ بھی چیز نہ تھی۔ جس شخص کو اس زمانہ کی تاریخ پر اطلاع ہے۔ وہ گواہی دے سکتا ہے کہ وہ طوفان ایسا طوفان تھا کہ اگر در حقیقت اسلام خدا کی طرف سے نہ ہوتا' تو اس دن اسلام کا خاتمہ تھا۔" ("تحفہ گولڑویہ" ص 93-95)

"غور کا مقام ہے کہ جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نبوت حقہ کی تبلیغ کر رہے تھے' اس وقت مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے کیا کیا فتنے برپا کر دیئے تھے۔ ایسا ہی ابن صیاد نے بہت فتنہ ڈالا تھا اور یہ تمام لوگ ہزارہا لوگوں کی ہلاکت کا موجب ہوئے تھے۔"

("مکتوبات احمدیہ" جلد پنجم' نمبر 2 ص 113)

پس مرزا صاحب کے ان ہر دو مذکورہ بالا حوالوں سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ پیغمبر اسلام علیہ السلام کے بعد چند شریر اور بدمعاش اٹھے' جنہوں نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا اور ان کی بیعت کرنے والے بدبخت لاکھوں کی تعداد میں پیدا ہو گئے۔ اسی طرح مرزا صاحب نے بھی نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا۔ چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔"

("دافع البلاء" ص 10-11' "بدر" 5 مارچ 1908ء)

شاید کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ وہ جھوٹے پیغمبر' منکر اسلام تھے اور مرزائی بظاہر مصدق اسلام ہیں۔ سو اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ جو نوعیت' دعویٰ اسلام کی اس وقت مرزائیوں کی ہے' وہی نوعیت ان کی تھی۔ یعنی جس طرح مرزائی' مرزا قادیانی کے انکار کی وجہ سے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں اسی طرح وہ بھی مسلمانوں کو اپنے خانہ ساز پیغمبروں کے انکار کی وجہ سے کافر سمجھتے تھے۔ ورنہ اسلام کے دعویدار بظاہر وہ بھی تھے۔ چنانچہ اس امر کا اعتراف خود امت مرزائیہ کو بھی ہے۔ ملاحظہ ہو:

"مسیلمہ کذاب مع اپنی جماعت کے بظاہر اسلام میں داخل ہو چکا تھا۔ اعمال سحریہ وغیرہ میں اس کو بڑا دخل تھا۔ مسیلمہ کذاب کے ساتھ بہت کثیر آدمی ہو گئے تھے۔"

("ریویو" جلد 7' نمبر 6-7' ماہ جون وجولائی 1908ء ص 226 قادیان)

مگر باوجود ان تمام ناقابل رہائی، ایمان ربا دل فریبیوں اور باطل پرستیوں کے' پھر بھی ان گرفتاران الحاد وضلالت میں بعض ایسے اشخاص موجود ہوتے ہیں کہ جن میں فطرتی طور پر کوئی نہ کوئی نیکی اور خوبی پوشیدہ ہوتی ہے۔ جس کی بدولت کبھی نہ کبھی ایسے گمراہ شدہ انسان بھی خداوند ان عالم کی رہنمائی میں صداقت ابدی یعنی نور اسلام کی طرف رجوع کر لیتے ہیں۔

ان میں سے ایک ہمارے ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بھی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کافی عرصہ مرزا قادیانی کے مرید رہے۔ آخر ہادی برحق نے ان کی رہنمائی کی اور ان کو شمع ہدایت سے منور فرمایا۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

چونکہ ڈاکٹر صاحب صدق وصفا کی خصلت رکھتے تھے۔ اور رشد و سعادت کی علامات ان کے چہرے سے نمایاں تھیں۔ نیز خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ ان سے اسلام کی خدمات لی جائیں' اس لیے ترک مرزائیت کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف نے نہایت تحدی کے ساتھ یہ اعلان کیا کہ خداوند عالم نے بذریعہ الہام مجھے اطلاع دی ہے کہ میں صادق ہوں اور مرزائی قادیانی کاذب' میں حق پر ہوں اور مرزا قادیانی باطل پر اور میرے صادق ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ مرزا قادیانی میری زندگی میں ہی ہلاک ہو گا۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے خدا کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ

"مرزا مسرف' کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر ہلاک ہو گا۔"

("اعلان الحق واتمام الحجت" ص 4" تبلیغ رسالت" جلد 10' ص 115)

ڈاکٹر صاحب کا کیسا واضح اور صاف الہام ہے کہ صادق کے سامنے شریر ہلاک ہو گا۔ اب اس میں کسی تاویل وغیرہ کی گنجائش نہیں ہے۔ جو کاذب اور شریر ہو گا' وہ پہلے مرے گا۔

اب مرزا جی نے دیکھا کہ وہ شخص جس کو کہ میں نے کل دنیا کے سامنے اپنے دعویٰ مہدویت میں بطور ایک دلیل کے پیش کیا تھا' آج وہ شخص نہ صرف مجھ سے منحرف ہی ہو گیا ہے' بلکہ میری مہدویت پر ضرب کاری لگاتا ہوا اور اس کو باطل کرتا ہوا نہایت تحدی سے یہ بھی اعلان کرتا ہے کہ وہ صادق اور میں شریر ہوں اور اپنی صداقت کا معیار

پیش کرتا ہے کہ میں اس کی زندگی ہی میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ اب مرزاجی نے "ملا آں باشد کہ چپ نہ شود" کی مثال کے مطابق ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے مقابلہ میں جواب شائع کیا۔ مگر کرشمہ قدرت دیکھئے کہ وہ جواب بھی برق آسمانی بن کر مرزاجی کے خانہ ساز دعوی مہدویت اور نبوت کو خاکستر کر کے رکھ گیا۔

اب جواب ملاحظہ ہو۔ مرزاجی لکھتے ہیں کہ

"اس امر سے اکثر لوگ واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بیس برس تک میرے مریدوں میں داخل رہے۔ چند برس سے مجھ سے برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہیں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام کذاب' مکار' شیطان' دجال' شریر' حرام خور رکھا ہے اور مجھے خائن' شکم پرست' نفس پرست' مفسد' مفتری اور خدا پر افترا کرنے والا قرار دیا ہے اور کوئی ایسا عیب نہیں ہے جو میرے ذمہ نہیں لگایا۔ گویا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ ان تمام بدیوں کا مجموعہ میرے سوا کوئی نہیں گزرا۔ اور پھر اس پر کفایت نہیں کی بلکہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کر کے میری عیب شماری کے بارہ لیکچر دیئے۔ اور انواع واقسام کی بدیاں عام جلسوں میں میرے ذمہ لگائیں۔ اور میرے وجود کو دنیا کے لیے ایک خطرناک شیطان سے بدتر ظاہر کیا اور پھر میاں عبدالحکیم صاحب نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ ہر ایک لیکچر کے ساتھ یہ پیش گوئی بھی صدہا آدمیوں میں شائع کی کہ مجھے خدا نے الہام کیا ہے کہ یہ شخص تین سال کے عرصہ میں فنا ہو جائے گا' کیونکہ وہ کذاب اور مفتری ہے۔ میں نے اس کی ان پیش گوئیوں پر صبر کیا مگر آج جو 14 اگست 1906ء ہے۔ پھر اس کا خط آیا ہے۔ اس میں بھی لکھا ہے کہ 12 جولائی 1906ء کو خداتعالیٰ نے اس شخص کے ہلاک ہونے کی خبر مجھے دی ہے کہ اس تاریخ سے تین برس تک ہلاک ہو جائے گا۔ جب اس حد تک نوبت پہنچ گئی۔ تو اب میں بھی اس بات میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ خدا نے اس کی نسبت میرے پر ظاہر فرمایا ہے' میں بھی شائع کروں۔ کیونکہ اگر درحقیقت میں خداتعالیٰ کے نزدیک کذاب ہوں' تو اس صورت میں تمام بدکرداروں سے بڑھ کر سزا کے لائق ہوں۔ تاکہ لوگ میرے فتنہ سے نجات پائیں۔

وہ پیش گوئی جو خدا کی طرف سے میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ رب فرق بین صادق وکاذب۔"

(المشتہر مرزاغلام احمد مسیح موعود قادیانی' 16 اگست 1906ء "تبلیغ رسالت" جلد 10 ص113)

خدا نے مجھے فرمایا کہ

"میں رحمان ہوں' میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا اور پھر فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی 1907ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں۔ میں اس کو جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا۔ تاکہ معلوم ہو کہ میں خدا ہوں' یہ عظیم الشان پیش گوئی ہے' جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست کا بیان فرمایا ہے اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے' وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب فیل کی طرح نابود اور تباہ ہو گا۔"

(خاکسار مرزاغلام احمد' 5 نومبر 1907ء "تبلیغ رسالت جلد10ص133)

"آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے۔ جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے۔ جس کا دعویٰ ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی 4 اگست 1908ء تک ہلاک ہو جاؤں گا اور یہ اس کی سچائی کے لیے ایک نشان ہو گا۔ یہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے۔ اس نے یہ پیش گوئی کی ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی 4 اگست 1908ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر خدا نے اس کی پیش گوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے۔ جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خداتعالیٰ کی نظر میں صادق ہے۔ خدا اس کی مدد کرے گا۔"

("چشمہ معرفت" مصنفہ مرزاغلام احمد قادیانی ص 321)

حق وباطل کا فیصلہ کن معرکہ آپ کے سامنے ہے۔ جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کا یہ الہام کہ صادق کے سامنے شریر ہلاک ہو گا۔ حرف بحرف پورا ہوا اور مرزاجی کا الہام کہ میرا دشمن یعنی ڈاکٹر عبدالحکیم میری آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو گا اور خدا میری عمر کو بڑھا دے گا' از سرتاپا غلط ثابت ہوا۔ چنانچہ مرزاجی مورخہ 26 مئی 1908ء بمقام لاہور مرض ہیضہ ہلاک ہو گئے۔

(دیکھو "بدر" 2 جون 1908ء "حیات ناصر" ص 14)

اور جناب ڈاکٹر صاحب موصوف 1919ء کو اپنی طبعی موت سے انتقال فرما کر اپنے ہادی برحق سے جا ملے۔

ڈاکٹر صاحب نے مرزائیت سے تائب ہونے کے وجوہات "تفسیر القرآن بالقرآن" کے آخری ایڈیشن میں صفحہ 244 تا صفحہ 290 یا عیسیٰ انی

متوفیلک کی تفسیر کے تحت تحریر فرمائے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کا بیان درج کرنے سے پیشتر مولوی دوست محمد شاہد مولف "تاریخ احمدیت" کا بیان بھی پڑھ لیجئے' جو "تاریخ احمدیت" جلد چہارم' ص 178 پر درج ہے کہ

"ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی نے جو اپنے عقیدہ کی وجہ سے کہ نجات کا دارومدار صرف ایمان توحید و قیامت پر ہے جماعت سے خارج کیا گیا۔"

"تاریخ احمدیت" جلد چہارم' ص 178 کی مندرجہ بالا عبارت ہی دراصل اس مضمون کی محرک ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی مرزائیت سے تائب ہونے کے وجوہات خود ان کی زبانی سنیے۔ لکھتے ہیں:

"عرصہ 25 سال تک میرا یہی عقیدہ رہا کہ مسیح علیہ السلام جو رسول تھے فوت ہو چکے ہیں اور بڑی ارادت کے ساتھ میں مرزا صاحب کا مرید رہا۔ ان کے عیب اور خطاؤں کو بشری کمزوریوں پر محمول کرتا رہا۔ عالم قرآن اور مرزا کی خلق ہونے کی نسبت خالی دعوے سنتا رہا مگر نہ کبھی قرآنی مشکل ہی ان کی طرف سے حل ہوئی نہ کوئی نکتہ معرفت ایسا سنا جو مجھے اپنے طور پر معلوم نہ ہوا ہو' نہ ان کی صحبت میں تزکیہ نفس اور رجوع الی اللہ کے خاص تاثیر دیکھی' جو غیبت میں میسر نہ آئی۔ پھر بھی حسن عقیدت کے طور پر قریباً بیس روپے ماہوار سے حتی الامکان ان کے لنگر' اسکول' اخبارات اور کتب وغیرہ کی امداد کرتا رہا۔ اردو' انگریزی تفاسیر اور تذکرۃ القرآن ہزاروں روپے کے صرف سے ان کی تائید میں شائع کرتا رہا۔ حسن عقیدت کے غلبہ نے کبھی کچھ سوچنے نہ دیا۔ ذکر مرزا کی وجہ سے عام مسلمان میری تفاسیر اور دینی رسائل سے کچھ فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اکثر منصف مزاج اور غیر متعصب اشخاص جنہوں نے میری دینی تصانیف کو پڑھا تو وہ ان سے بہت مستفید اور محظوظ ہوئے اور میرے نام لکھتے رہے کہ مرزا صاحب کے متعلق جو مضامین ان تفاسیر میں ہیں' ان کو نکال دیں تاکہ عام مسلمان اس سے مستفید ہو سکیں مگر میں نے ان کی تحریروں پر کچھ خیال نہ کیا۔

جماعت (مرزائیہ) کثیر ہو جانے کی وجہ سے مرزا صاحب میں تمام اسلام پر ان کی شخصیت اور کبریائی' حد تک بڑھتی گئی اور ان کی جماعت پرستی غالب ہو گئی۔ خداوند عالم اور تمام انبیاء کا استہزاء ہونے لگا۔

جماعت احمدی میں خاص مرزا کے اذکار کا جوش ایسا غالب ہو گیا کہ تسبیح تقدیس اور تحمید تمجید باری تعالی قریب قریب مفقود ہو گئے یا محض برائے نام رسمی طور پر رہ گیا اور سوائے اس ایک مسئلے (حیات وفات مسیح علیہ السلام) کے اور تمام قرآنی تعلیموں کا چرچا جاتا رہا اور جس ایک ہی مسئلہ کا مذاق رہ گیا کہ گویا پرستش باری تعالی کی بجائے مرزا صاحب کی پرستش قائم ہو گئی اور عملی طور پر ان کا کلمہ الا المرزا ہو گیا کیونکہ الا میں معبود و مطلوب وہی ہے۔ جس قدر میں اس بات پر زور دیتا تا کہ کوئی شخص کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ قرآن مجید کے تمام مسائل پر علی التناسب زور نہ دیا جائے ایک ہی مسئلہ (حیات و وفات مسیح) پر تن جانا اور اسی کو تمام امور پر غالب اور مقدم کرنا ایک قسم کا جنون اور سخت فسادات کی بنا ہے۔ مگر وہ مرزا کے دیوانے کب سنتے تھے۔

جن بناؤں پر میں عقیدہ مسیحیت و مہدویت و مجددیت مرزا صاحب سے تائب ہوا ہوں۔ وہ مختصراً حسب ذیل ہے۔

1۔ تمام مسلمانوں کو جو مرزا صاحب کو نہ مانیں۔ خارج از اسلام اور جہنمی قرار دینا اور ان کے ساتھ تعلق رکھنے کو حرام بتانا۔

2۔ جب اہالیان سیالکوٹ نے ایک تحریک پیش کی کہ لنگر کی آمد و خرچ کے اہتمام کے واسطے ایک کمیٹی مقرر ہونی چاہیے تو آپ (مرزا) نے طیش میں آکر جواب دیا کہ میں کسی کا خزانچی ہوں۔

3۔ جب یہ تحریک پیش ہوئی کہ لنگر کا انتظام توجہ طلب ہے۔ مہمانوں کو تکلیف ہوتی ہے تو از خود رفتہ ہو کر جواب دیا کہ کیا میں بھٹیاری ہوں؟

4۔ یہ (مرزا غلام احمد) ایمان' ملك يوم الدين کا معطل کنندہ ہے۔ کیونکہ نجات مرزا غلام احمد کے ماننے پر ہی منحصر ہے۔ غور کرو مساوات جبریہ پر ....

خدا کا ماننا + اعمال صالحہ + مرزا پر ایمان = نجات

خدا کا ماننا + اعمال صالحہ - مرزا پر ایمان = نجات

خدا کا ماننا + اعمال صالحہ = یعنی ہیچ

پس آپ کا کلمہ یہ ہوا لا الہ الا المرزا۔ کیونکہ نجات اللہ کے ماننے اور اعمال صالحہ پر نہیں بلکہ مرزا کے ماننے پر ہے۔ خدا کا ماننا اور اعمال صالحہ سب ہیچ ہیں۔

5۔ آپ تو تمام دنیا کو جہنمی بنانے کے لیے اتنا بھی نہیں پوچھتے کہ تیرے پاس ہم پر ایمان لانے کے لیے کافی دلائل پہنچے یا نہیں۔ پھر تو کس وجہ سے مخالف ہے۔ کیوں نہ ہو آسمانی حکم جو ہوئے۔ کچھ تو سوچو۔ خداوند عالم' قرآن مجید اور اسلام کو کیوں ذلیل کرتے ہو' بد لو خدا ایک دفعہ تو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ کیا تمام دنیا پر آپ خود تبلیغ کر چکے یا آپ کے مرید ہر فرد بشر کو آپ کی مسیحیت کا قائل کر چکے' نہیں ہرگز نہیں بلکہ عدم تبلیغ کے مجرم آپ اور آپ کی جماعت میں جو ایسے احکام کو دبائے ہوئے گھر بیٹھے ہیں۔ اور تمام دنیا کو سرکش اور کافر بنا رہے ہیں۔

6۔ مرزا صاحب کا یہ مسئلہ کہ میرے ماننے کے بغیر نجات نہیں۔ رب العالمین کی ربوبیت عامہ اور

الرحمان الرحیم کی رحمانیت اور رحیمیت تامہ کو پامال کرنے والا اور کل عالم کی سعید فطرتوں اور نیک عملوں پر جھاڑو پھیرنے والا ہے۔ یہ مسئلہ کہ خدا کا ماننا اور اعمال صالحہ اس وقت تک ہیچ ہیں جب تک کہ مرزا کو مدار نجات نہ مانا جائے۔ محض قرآن وحدیث اور عقل سلیمہ کے خلاف ہے۔

7۔ قرآن، حدیث اور تیرہ سو سالہ اسلام کو مردہ قرار دینا۔

8۔ سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم) اور خلفائے راشدینؓ کی سخت توہین ہے کہ ان کے مدفن تو بہشتی مقبرہ نہ بنیں اور غلام احمد کا مدفن بہشتی مقبرہ بن جائے۔

9۔ بے چارے مولویوں کو' جو محض اسلام کی خاطر آپ کے خلاف کر رہے ہیں' ان کو ولد الحرام' خنازیر' کور چشم' شیطان' حرامزادہ' اوباش' لومڑی' دجال' چوہڑے چمار' سور اور بندر زندیق قرار دینا' کیا یہ عمل مرزا صاحب کا واجب الاطاعت ہے۔ ہم دن رات لوگوں کو فحش گالیاں نکالا کریں یا قرآن کریم کی اطاعت کریں۔

10۔ اس امر میں کیا مرزا صاحب کی متابعت چاہیے یا احکام قرآنی اور ارشادات سید المرسلین کی اطاعت' جن میں حج کی بابت سخت تاکید ہے۔

11۔ کیا سب مسلمان ایسا ہی کریں یا احادیث صحیحہ کی تکذیب سے ڈریں۔

12۔ اپنی کتابوں کے لیے رقم زکوۃ طلب کرنا اور کتابوں کی قیمت اصل مصارف سے سہ چند و چہار چند رکھ کر ان کا نفع اپنے صرف میں لانا۔

13۔ "ازالہ اوہام" میں مسیح علیہ السلام کی پیش گوئیوں پر طنز اڑایا گیا ہے کہ یہ بھی کچھ پیش گوئی ہے کہ زلزلے آئیں گے' مری پڑے گی' لڑائیاں ہوں گی' قحط پڑیں گے۔ پھر ایسی پیش گوئیوں کو عظیم الشان بتایا جارہا ہے۔ مسیح علیہ السلام کے معجزات کو مسمریزم کرشمے بتایا۔

14۔ البدر 23/30 جنوری میں شائع کیا کہ ہر ایک بیعت کنندہ پر فرض ہے کہ حسب توفیق ماہواری یا سہ ماہی لنگر خانہ میں چندہ روانہ کرتا رہے۔ ورنہ ہر تین ماہ کے بعد اس کا نام بیعت سے خارج ہوگا۔ کیا تمام انبیاء ایسے ہی پیٹ گزارا کرتے تھے۔ اس حساب سے جو بے چارہ نادار چندہ نہ دے سکے وہ گویا اسلام سے خارج اور جہنم میں جھونکا جائے گا۔

میں نے چند ضروری تجاویز پر ایک ضروری خط وکتابت شروع کی' جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا قادیانی نے مجھ کو اپنی جماعت سے خارج کردیا۔ یہ خط وکتابت علیحدہ بنام الحکم نمبر 4 شائع ہوگئی ہے۔ چونکہ 13 مئی کو میں نے ایک خواب کی بناء پر یہ بھی شائع کردیا تھا کہ جب تک مرزا صاحب اپنی موجودہ زیادتیوں کا علاج کرلیں' میں اپنی بیعت واپس لیتا ہوں۔"

محترم قارئین کرام: یہ تھیں وجوہات جن کی وجہ سے ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب پٹیالوی مرزائیت سے تائب ہوئے۔ ہمارے خیال میں علاوہ ان وجوہات کے سب سے بڑی وجہ جو اختلافات کا باعث بنی' وہ یہ تھی کہ مرزا غلام احمد مسلمانوں کو کافر کیوں کہتا ہے؟

مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم۔اے نے "کلمۃ الفصل" ص 49 پر ٹھیک لکھا ہے کہ "حضرت مسیح موعود نے عبدالحکیم خاں کو جماعت (مرزائیہ) سے اس واسطے خارج کیا کہ وہ غیر احمدیوں کو مسلمان کہتا تھا۔

بقیہ اخبار ختم نبوت

چیز کا سہرا عالمی مجلس ختم نبوت کے سر ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی' حکیم محمد سعید انجم اور قادیانیت سے تائب محمد اکرم جٹ سے ایک ملاقات میں کیا۔ مولانا نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کمربستہ ہوجائیں۔ خلوص دل سے کام کریں کامیابی ان کے قدم چومے گی۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے ترجمان مولانا محمد علی صدیقی حیدرآباد کے کنوینر مولانا محمد نذر عثمانی بھی موجود تھے۔

فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد
ملک و قوم اور عالم اسلام کے خلاف اس فتنے کی سازشوں سے باخبر رہنے کے لئے
ہفت روزہ ختم نبوت کا مطالعہ کیجئے
تازہ شمارہ اپنے قریبی نمائندہ ختم نبوت سے طلب فرمائیں
رابطہ: دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

ختم نبوۃ

کیا ایسا شخص مسلمان ہے؟

میں نے ایک خبر پڑھی ہے۔

ایک پولیس کے سپاہی کو نوکری سے برطرف کر دیا گیا...... کیونکہ وہ ایک ڈاکو کے ساتھ کھانا کھاتے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا......

پھر......

میں نے ایک مسلمان کو دیکھا...... وہ ایک قادیانی کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا...... یہ صورت حال دیکھ کر...... میرے جسم کو ایک کرنٹ سا لگا......

کیا...... اس مسلمان کو بھی اسلام سے برطرف کر دیا گیا ہے؟

دماغ نے پوچھا کیوں؟

دل نے جواب دیا:

"ہر وہ شخص...... جس نے کلمہ طیبہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ" پڑھا ہے...... اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول ﷺ...... اور آخری رسول ﷺ مانا ہے...... اس لئے تاج و تخت ختم نبوت کی پاسبانی اس کا ایمانی فریضہ ہے...... قادیانی...... جو تاج و تخت ختم نبوت کے ڈاکو ہیں...... یہ مسلمان سپاہی...... اس ڈاکو کے ساتھ بیٹھا کھانا کھا رہا ہے...... اس لئے اس کا جرم بھی وہی ہے...... جو پولیس کے سپاہی کا تھا۔"

پولیس کے محافظ نے ڈاکو کے ساتھ کھانا کھالیا...... تو...... اسے پولیس سے نکال دیا گیا......

ختم نبوت کے محافظ نے ختم نبوت کے ڈاکو کے ساتھ کھانا کھایا......

ختم نبوت کے محافظ نے ختم نبوت کے ڈاکو کے ساتھ کھانا کھایا......

کیا اسے اسلام سے نکال دیا گیا؟

کیا وہ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے خارج ہو گیا ہے؟

علماء کرام! جواب چاہتا ہوں۔

مفتیان عظام! جواب سے نوازیے

بلبل کا سوال؟

محمد طاہر رزاق، لاہور

نمرود کے سپاہی ہزاروں تناور درخت کاٹ کر پھینک چکے ہیں...... ہزاروں جانوروں پر یہ بڑی بڑی لکڑیاں لاد کر ایک مرکزی مقام پر اکٹھی کی جا رہی ہیں...... اب اس مقام پر لکڑیوں کا ایک بہت بڑا پہاڑ بن چکا ہے...... نمرود کے چیلے اس پہاڑ کو دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سما رہے...... پھر ایک گرجدار آواز کے حکم پر لکڑیوں کو آگ لگا دی جاتی ہے...... مہیب اور خوفناک شعلے آسمان سے باتیں کر رہے ہیں...... یوں محسوس ہوتا ہے کہ لکڑیاں نہیں، بلکہ ایک پہاڑ جل رہا ہے...... ایک شہر جل رہا ہے......

پھر...... نمرودی سپاہی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اٹھا کر اس ہولناک آگ میں پھینک دیتے ہیں...... سیدنا ابراہیم خلیل اللہ آگ میں گم ہو جاتے ہیں...... اچانک فضا میں ایک بلبل پھڑ پھڑاتا ہوا آتا ہے...... اس کی ننھی سی چونچ میں پانی کی ایک بوند ہے...... آگ کے قریب آکر بلبل...... پانی کی اس بوند کو آگ پر پھینک دیتا ہے...... اور پانی لینے جاتا ہے اور ایک قطرہ آب لا کر آگ پر پھینک دیتا ہے۔

بلبل میں بڑی پھرتی ہے بار بار پانی لینے جاتا ہے...... اور آگ پر پھینکتا جاتا ہے...... یہ صورت حال دیکھ کر کسی نے بلبل سے کہا: "او دیوانے! کیا تیرے ایک قطرہ پانی سے یہ آگ بجھ جائے گی؟ تیری ایک بوند آگ پر گرنے سے پہلے ہی راستے میں آگ کی حدت سے خشک ہو جاتی ہے؟

"مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ میرے ایک قطرہ پانی سے آگ پر کیا اثر ہوتا ہے۔ مجھے تو "حق وفا" ادا کرنا ہے۔"

ہانپتے ہوئے بلبل نے کڑک کر جواب دیا:

مسلمانو! آج قادیانیوں نے یہود و نصاریٰ کے دیئے ہوئے ایندھن سے ایک بہت بڑی آگ جلا رکھی ہے تاکہ اس میں:

﴿ تاج و تخت ختم نبوت کو جلا دیا جائے۔ (نعوذباللہ)

﴿ قرآن مجید کو جلا دیا جائے۔ (نعوذباللہ)

﴿ احادیث رسولؐ کو بھسم کر دیا جائے۔ (نعوذباللہ)

﴿ شریعت اسلامیہ کو خاکستر کر دیا جائے۔ (نعوذباللہ)

﴿ شعائر اسلامی کو خاک سیاہ بنا دیا جائے۔ (نعوذباللہ)

﴿ ملت اسلامیہ کی وحدت کو راکھ میں تبدیل کر دیا جائے۔ (نعوذباللہ)

﴿ جذبہ جہاد اور شوق شہادت کو بھوکے شعلوں کی خوراک بنا دیا جائے۔ (نعوذباللہ)

آج بلبل ملت اسلامیہ سے سوال کرتا ہے:

اے باو فائی کے امینو! تم نے اس آگ کو بجھانے کے لئے کیا "حق وفا" ادا کیا؟

اہل وفا کے مبارک ناموں کی...... ایک مبارک فہرست تیار ہو رہی ہے اور اہل وفا کو مبارک ہو کہ آسمان سے صدا آرہی ہے:

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

ختم نبوۃ

مولانا محمد عمر فاروق شیخ

موسیقی ! شیطان کی پرُ فریب آواز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"ومن الناس من یشتری لھوالحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم و یتخذھا ھزوا اولئک لھم عذاب مھین"

(القرآن: ۲۱ سورہ لقمٰن: ۲)

ترجمہ: "اور ایک وہ لوگ ہیں جو ان باتوں کے خریدار ہیں جو غافل کرنے والی ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے اور اس کی ہنسی اڑادے، ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔"

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تین بار قسم اٹھا کر فرمایا کہ لھوالحدیث سے مراد گانا بجانا ہے۔" (تفسیر ابن کثیر ص ۷۵ج ۳)

"حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت گانے اور راگ باجوں کے متعلق اتری ہے۔"

(یہی تفسیر قرطبی ص ۵۱، ج-۱۴، بغوی ص ۴۰۸ ج-۴، خازن ص ۴۶۸، ج-۳، مدارک ص ۴۶۸، ج-۳، مظہری ص ۲۴۶، ج-۷ وغیرہا میں مفصل مذکور ہے)

ترجمہ: "اے شیطان! اور پھسلا لے ان میں سے جس کو تو پھسلا سکے اپنی آواز سے۔"

(القرآن: ۱۵بنی اسرائیل: ۶۴)

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

"اس آیت میں شیطانی آواز سے گانا بجانا مراد ہے۔"

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اس کے ذیل میں فرماتے ہیں:

"اور سب کو معلوم ہے کہ معصیت کی طرف دعوت دینے والوں میں گانا بجانا سب سے بڑھ کر ہے، اسی وجہ سے "شیطان کی آواز" کی تفسیر اسی کے ساتھ کی گئی۔"

ترجمہ: "اور وہ (بہترین، نیکوکار، عظیم) لوگ بیہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور اگر بیہودہ مشغلوں کے پاس کو ہو کر گزریں تو سنجیدگی کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔"

(القرآن: ۱۹سورہ فرقان: ۷۲)

امام ابوبکر جصاص رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زور کے معنی ہیں گانا بجانا۔"

(احکام القرآن ص ۷۴۳ /ج-۳)

احادیث مبارکہ:

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے مگر اس کا نام بدل کر، ان کی مجلس راگ باجوں اور گانے والی عورتوں سے گرم ہوں گی، اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا، اور ان میں سے بعض کو بندر وخنزیر بنا دے گا۔"

(ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"جب گانے والی عورتوں اور راگ باجوں کا

امت کے آخری لوگ پہلے زمانہ کے لوگوں پر طعن و تشنیع کرنے لگیں تو ایسے وقت ان عذابوں کا انتظار کرو: سرخ آندھیاں، زلزلے، زمین میں دھنسنا، شکلوں کا بگڑنا، پتھروں کی بارش اور ایسی نشانیاں جو لگاتار اسی طرح آئیں جیسے پرانا بوسیدہ ہار جس کی لڑی ٹوٹ جائے اور دانے ایک ایک کرکے بکھر جائیں۔" (جامع ترمذی)

اجماع ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ:

گانے بجانے کی حرمت پر ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کا اجماع منعقد ہے اور ان کے مذاہب کی مستند کتب سے اس پر بیسیوں عبارات پیش کی جاسکتی ہیں مگر ہم صرف ایک عبارت پر اکتفا کرتے ہیں:

"امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب آداب القضاء میں لکھتے ہیں کہ گانا بجانا ایک مکروہ اور باطل مشغلہ ہے، جو اس میں زیادہ انہماک رکھے وہ احمق ہے، اس کی گواہی رد کردی جائے۔"

"امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: گانے والی لونڈی کا مالک اگر گانا سنانے کے لئے لوگوں کو جمع کرے تو وہ بھی احمق و بے وقوف اور مردود ہے۔"

"امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ: "چھڑی بجانے سے جو ٹک ٹک کی آواز پیدا ہو وہ بھی مکروہ و ناپسندیدہ ہے، یہ فتنہ زندیق لوگوں کی ایجاد ہے تاکہ اس کے ذریعہ مسلمانوں کو قرآن مجید سے غافل کردیں۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس احتقانہ پن سے پوری طرح محفوظ فرمائیں۔ (آمین ثم آمین)

☆☆..........☆☆

اخبارِ ختمِ نبوت

قادیانی عبادت گاہ مسجد ختم نبوت میں تبدیل

گولارچی (رپورٹ حکیم محمد سعید انجم راجپوت) قادیانیت سے تائب ہونے والے محمد اکرم جٹ نے ۱۹۹۱ء میں ایک عبادت گاہ مسجد کی طرز پر تعمیر کی تھی۔ ۳۰ ستمبر ۲۰۰۰ء کو مسلمان ہوا اور ۲۱ اکتوبر کو یہ عبادت گاہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے حوالے کر دی جناب محمد اکرم صاحب نے ۲۱ اکتوبر کو ایس ڈی ایم گولارچی کی عدالت میں ۱۰۰ روپے کے اشٹام فارم پر یہ بیان حلفیہ درج کرتے ہوئے کہا کہ یہ عبادت گاہ میں نے خود تعمیر کی تھی قادیانی جماعت کا اس میں کوئی خرچ نہیں۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اس جگہ اب مسلمان عبادت کیا کریں اور میں یہ مسجد ختم نبوت جماعت کے سپرد کر رہا ہوں۔ [illegible] مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی ضلعی یونٹ گولارچی کے امیر حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی ' حاجی محمد ابراہیم ' حاجی حمید اللہ خان ' مولانا عبدالخبیر ہزاروی ' ملک لطف خان اعوان ' حکیم محمد سعید انجم راجپوت ' محمد زاہد انجم ' سید علی حیدر شاہ اور دیگر دوست موجود تھے۔

ایس ڈی ایم گولارچی نے ڈی ایس پی گولارچی سے مشورہ کر کے اسسٹنٹ مختار کار کو موقع پر ہی مسجد مسلمانوں کے حوالہ کر دی۔ جناب محمد اکرم صاحب نے پہلی اذان دی اور حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی نے امامت کے فرائض انجام دیئے بعد ازاں مولانا محمد علی صدیقی صاحب نے انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا اور نمازیوں کو حالات سے آگاہ کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کے امیر حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی' حکیم محمد سعید انجم' جناب محمد اکرم جٹ نے مولانا عزیز الرحمن جالندھری سے حیدر آباد میں ملاقات کی مولانا نے فی الحال حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی کو امامت کرانے کا حکم دیا۔

الحمد للہ! پانچ وقت مسجد ختم نبوت میں باجماعت نماز اور اذان ہو رہی ہے۔ بعد نماز عشاء اور فجر درس قرآن مجید ہوتا ہے۔

اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے مسجد ختم نبوت گولارچی کی نگرانی کے لیے گولارچی یونٹ کے امیر مولانا حکیم محمد عاشق ناظم اعلیٰ حکیم محمد سعید انجم راجپوت' خازن محمد زاہد انجم پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ مسجد ختم نبوت گولارچی کی نگرانی کرے گی۔

حکومت پاکستان معین قریشی کی شہریت منسوخ کرے' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی

گولارچی (حکیم محمد سعید انجم راجپوت) امریکہ کا درآمد شدہ معین قریشی پاکستان کے غیور مسلمانوں کو قابل قبول نہیں۔ حکومت پاکستان معین قریشی کی شہریت منسوخ کرے۔ کیونکہ اس نے پاکستان آئین کے خلاف زبان درازی کی ہے۔ قادیانیوں کے بارے میں قانون اور قانون ناموس رسالت ملک کے آئین کا بنیادی حصہ ہے۔ قادیانیوں کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے ایک طویل بحث کے بعد غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے اور معین قریشی اس آئین کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے ترجمان مولانا محمد علی صدیقی گولارچی یونٹ کے امیر حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی جنرل سیکریٹری حکیم محمد سعید انجم نے ایک مشترکہ بیان میں کیا کہا کہ ہماری حکومت کو اچھی طرح معلوم ہے کہ پاکستان کے مسلمان مذہب کے بارے میں کتنے حساس ہیں وہ کسی صورت میں مذہب کی بنیادوں میں دراڑ نہیں برداشت کر سکتے۔ معین قریشی نے قادیانیوں کے حق میں بیان دے کر چودہ کروڑ مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے اور انہی مسلمانوں کا وزیر اعظم بننا چاہتا ہے۔ مجلس کے راہنما نے حکومت سے واضح کہا کہ ہمیں معین قریشی کی کوئی ضرورت نہیں اس کو امریکہ میں ہی رہنا چاہیے۔

اندرون سندھ قادیانیوں کو سخت ناکامی کا سامنا ہے' حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

گولارچی (حکیم محمد سعید انجم راجپوت) اندرون سندھ قادیانیوں کو سخت ناکامی کا سامنا ہے اور اس

باقی صفحہ ۱۰ پر

تبصرۂ کتب

نام کتاب: زکوۃ' عشر کے مسائل اور ان کا حل
از:۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ (نور اللہ مرقدہ)
ضخامت:۔ ۸۰ صفحات
قیمت:۔ درج نہیں
ناشر:۔ مبین ٹرسٹ پوسٹ بکس نمبر ۱۰۷۴ اسلام آباد

ادارہ مبین ٹرسٹ اسلام آباد محتاج تعارف نہیں ہے تقریباً ہر تعلیم یافتہ آدمی جانتا ہے کہ مبین ٹرسٹ' عمدہ کتابیں پمفلٹ' اسٹیکرز وغیرہ محض تبلیغ دین اسلام کے لیے' عمدہ طباعت کے ساتھ شائع کر کے مفت تقسیم کرتا ہے۔ زیر نظر کتابچہ شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمتہ اللہ علیہ کا مرتب شدہ ہے جسے ادارہ مذکور نے اجازت کے بعد انتہائی عمدہ کاغذ' خوبصورت طباعت' چار رنگ دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ شائع کیا ہے۔ جس میں زکوۃ و عشر کے مسائل اور ان کا حل سوالات و جوابات کی شکل میں دیا گیا۔ تقریباً ۱۸۰ عنوانات کے تحت زکوۃ و عشر کے مسائل اور ان کے حل پیش کئے گئے ہیں۔ ضخامت کے لحاظ سے بظاہر کتابچہ ہے لیکن معلومات اور اہمیت کے لحاظ سے اس منفرد موضوع پر بہت سی بڑی بڑی کتب کے مطالعہ سے یہ کتاب بے نیاز کر دے گی۔ اللہ تعالیٰ مبین ٹرسٹ قائم کرنے والوں اور عمدہ کتب کو بغرض تبلیغ مفت تقسیم کرنے والوں اور قارئین کے لیے اس کتاب کو آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین)

نام کتاب:۔ "داڑھی اور رومانٹک بیوی"
ترتیب و تالیف:۔ سجاد خان
صفحات:۔ ۱۲۰
قیمت:۔ ۳۶
ملنے کا پتہ:۔ سجاد پبلشرز اینڈ شہزاد اسٹیشنرز۔ حمید مارکیٹ کبیر اسٹریٹ اردو بازار۔ لاہور

اس کتاب میں مصنف نے داڑھی کی بطور سنت رسول ﷺ اہمیت' افادیت اور ضرورت پر سیر حاصل بحث کی ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ موضوع کو آسان پیرائے میں مگر تفصیل کے ساتھ قاری کی سامنے لایا جائے۔ کتاب کے عنوانات اصلاح کی طرف مائل کرنے والے اور دلچسپ ہیں۔ آج کے نوجوان کو اس سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راغب کرنے میں یہ کتاب ایک اہم کردار ادا کرے گی۔ زیر تبصرہ کتاب میں سجاد خان نے اسلامی شعار کو بھرپور انداز میں اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ داڑھی کے اسلامی شعار ہونے کے حوالے سے یہ جو دلائل احادیث اور روایات سے اس کتاب میں جمع کیے ہیں۔ یہ ان کی ایک نہایت عمدہ کاوش ہے۔ کتاب میں داڑھی کی فضیلت کے ساتھ ساتھ اخروی برکات سے مستفید ہونے کے لیے بھی ذہنی طور پر تیار کیا گیا ہے۔ کتاب خصوصاً ان خواتین کے لیے قابل توجہ ہے کہ جو داڑھی سے دور بھاگتی اور اس کی فرضیت سے ناواقف ہیں۔ داڑھی کو سنت رسول ﷺ کے حوالے سے آج مسلمان عورت کی سوچ اور عمل میں جگہ دلوانا خاصا ذوق کام تھا۔ مگر سجاد خان نے اس دشوار کام کا بیڑا اٹھایا اور بڑے انوکھے' دلنشین اور دلچسپ انداز میں اس موضوع کو صفحہ قرطاس کے حوالے کر دیا ان کی اصل کوشش یہ ہے کہ آج کی مسلمان عورت کو اس اہم سنت کی افادیت اور منصب سے روشناس کرائیں تاکہ وہ اس سے بیزاری کی بجائے اس سے محبت کرنا سیکھ جائے گناہ کی بجائے نیکی کی طرف راغب ہوں بلکہ اپنے داڑھی منڈے شوہر کو اس سنت پر عمل پیرا ہونے پر آمادہ کرے اور اس کو دنیا والوں کی بجائے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا لحاظ رکھنا سکھائے، کتاب کے آخر میں منظومات کے ذریعے بھی موضوع کو مزید نکھارا گیا ہے۔ اس طرح شعر و ادب سے وابستہ لوگوں کے لیے بھی علم و حکمت سے بھرپور اشعار ہیں۔ اگرچہ کتاب کا جو نام تجویز کیا گیا ہے۔ اس طرح کے نام مذہبی کتابوں کے اس سے پہلے نہیں ملتے مگر ایسا لگتا ہے کہ مصنف نے جدید دور میں جدید لوگوں کو متوجہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ کتاب ایسے لوگوں کو ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ جنہیں ایسے ماحول سے واسطہ رہتا ہے جہاں داڑھی رکھنے والوں پر بے جا اعتراض کئے جاتے ہیں اور یہ کتاب ان لوگوں کو بھی مطالعہ کرنی چاہیے جو داڑھی جیسے اسلامی شعار کو اہمیت نہیں دیتے اگر سنجیدگی سے اس کتاب کا مطالعہ کیا جائے تو یقیناً ایک مستحسن سعی کی داد دینی پڑے گی۔

نام کتاب:۔ شہیدان ناموس رسالتؐ
ترتیب و تحقیق:۔ محمد متین خالد
صفحات:۔ 392
قیمت:۔ =/200 روپے
ملنے کا پتہ:۔ فاتح پبلشرز' یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار' لاہور

زیر نظر کتاب حضور نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس پر قربان ہو جانے والے خوش نصیبوں کے ایمان افروز تذکرے پر مشتمل ہے۔ ان شہیدان ناموس رسالت ﷺ میں شہدائے جنگ یمامہ' شہدائے تحریک ختم نبوت 1953ء' غازی علم الدین شہید' غازی عبدالقیوم شہید' غازی حاجی

ختم نبوۃ

محمد مالک، غازی مرید حسین شہید، غازی میاں محمد شہید، غازی عبدالرشید شہید، غازی عبداللہ شہید، غازی منظور حسین شہید، غازی فاروق احمد غازی محمد صدیق، غازی احمد دین شہید، غازی عبدالمنان، غازی زاہد حسین، غازی بابو معراج دین شہید رحمہم اللہ کے علاوہ کئی دوسرے شہداء شامل ہیں۔

اسلام کی سربلندی اور امت مسلمہ کی عظمت رفتہ کی بحالی کی خاطر ان شہیدان ناموس رسالت ﷺ نے اپنے خون کا نذرانہ پیش کر کے اسلام کی عظمت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اپنے مقدس لہو سے چمن اسلام کی آبیاری کرنے والے یہ وہ خوش قسمت ہیں جن پر روح فطرت ناز کرتی ہے۔ یہ روشن کردار ہماری تاریخ کے ماتھے کا جھومر ہیں۔ ان شہیدوں کی زندہ قبریں اہل عالم کے لیے آج بھی چشمہ نور کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ لوگ اسلام کے مقدر کے درخشاں ستارے ہیں۔ ان کی رفعت پر پوری ملت اسلامیہ رشک کرتی ہے۔ فردوس بریں بازو پھیلائے محبوب کائنات ﷺ کے ان محبوبوں کی منتظر ہے۔ حور وغلمان ایسے ہی قدسیوں کی راہ تکتے ہیں۔ فرشتے جبریل امینؑ کی قیادت میں اپنے ہاتھوں میں تاج عظمت لیے انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ اللہ کی رضا پر راضی ہو جانے اور اس کے محبوب کی آبرو پر فدا ہو جانے والے ان خوش بختوں کو اللہ تعالیٰ اپنے دیدار سے مشرف فرماتے ہیں۔ کوئی لہجہ، کوئی طرز بیان، کوئی لغت، کوئی پیرایہ اظہار اتنی تاب نہیں رکھتا کہ وہ ان مجاہدین کی جرات بے مثل کا قصیدہ کہہ سکے۔ خراج تحسین پیش کر سکے۔ یہی وجہ ہے شہیدان ناموس رسالت ﷺ آج بھی ہماری آنکھوں میں رہتے، دلوں میں بستے اور سانسوں میں مہکتے ہیں، یہ ہماری جمع پونجی ہیں، یہ ہمارا اثاثہ ہیں، یہ ہمارا سرمایہ افتخار ہیں، یہ اس گم کردہ راہ قوم کے راہنما اور برگشتہ بخت ملت کے محسن ہیں۔ یہ کتاب ظلمت دہر میں "چراغ اسم محمدؐ" کی اجلی اور کومل لوؤں سے اجالا کرنے والے ضوریز وضیابار ماہتابی وآفتابی کرداروں کا روشن تذکرہ لیے ہوئے ہے۔ یہ کتاب تھانوں کی تنگ وتاریک حوالاتوں، پھانسی گھاٹوں کی بے نور فضاؤں اور جیلوں کی کال کوٹھڑیوں میں "آبروئے ما زنام مصطفیٰ است" کا ورد کرنے والے کفن بردوش مجاہدوں کی زندہ جاوید روداد اور انوکھے مشاہدات پر مشتمل ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کا ایک ایک لفظ ناموس رسالت ﷺ پر حملہ آور ہونے والے بد طینت انسان نما ابلیسوں کے ایوانوں کے لیے برق فضا کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ کتاب محض ایک کتاب نہیں..... خواجہ بطحاؐ کی حرمت پر کٹ مرنے والوں اور دشمنان رسالت مآب ﷺ کی ناپاک وجود سے دھرتی کو پاک کرنے والی پاکیزہ ہستیوں کا مختصر مگر مبسوط انسائیکلوپیڈیا ہے۔ ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔

نوٹ:۔ اگر کتابچے سرورق پر تصاویر نمایاں نہ ہوتیں تو بہتر ہوتا۔

نوٹ:
کتابوں پر تبصرہ کے لیے
دو کتابوں کا بھیجنا
ضروری ہے۔ (ادارہ)

مکتبہ لدھیانوی کی فخریہ پیشکش

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

کی تصنیفات ایک نظر میں!

آپ کے مسائل اور ان کا حل (آٹھ جلدیں)	۱۱۹۰	روپے
اختلاف امت اور صراط مستقیم (مکمل)	۱۶۰	روپے
اختلاف امت اور صراط مستقیم (حصہ اول)	۹۰	روپے
عصر حاضر احادیث نبویؐ کے آئینے میں	۳۶	روپے
ذریعۃ الوصول الی جناب الرسولؐ (بڑی)	۸۵	روپے
ذریعۃ الوصول الی جناب الرسولؐ (چھوٹی)	۵۰	روپے
شخصیات وتاثرات	۱۳۰	روپے
رسائل یوسفی	۱۳۰	روپے
اطیب النغم	۴۵	روپے
سیرۃ عمر بن عبدالعزیزؒ	۶۵	روپے
حسن یوسف (مقالات کا مجموعہ)	۱۵۰	روپے
دنیا کی حقیقت	۱۶۰	روپے
تحفہ قادیانیت (تین جلدیں)	۵۰۰	روپے

رابطہ: مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: 7780337
نوٹ: وی پی کے لئے معذرت خواہ، پیشگی منی آرڈر یا ڈرافٹ ارسال فرمائیں

دفاعِ ختمِ نبوت

دفاعِ ختمِ نبوت! دفاعِ قرآن ہے۔
دفاعِ ختمِ نبوت! دفاعِ توحید باری تعالیٰ ہے۔
دفاعِ ختمِ نبوت! دفاعِ احادیث رسولؐ ہے۔
دفاعِ ختمِ نبوت! دفاعِ ناموس رسالتؐ ہے۔
دفاعِ ختمِ نبوت! دفاعِ امہات المومنینؓ ہے۔
دفاعِ ختمِ نبوت! دفاعِ اہلبیتؓ ہے
دفاعِ ختمِ نبوت! دفاعِ صحابہؓ رسولؐ ہے۔
دفاعِ ختمِ نبوت! دفاعِ انبیاؑ سابقین ہے۔
دفاعِ ختمِ نبوت! دفاعِ جبرائیل امین ہیں۔
دفاعِ ختمِ نبوت! دفاعِ حج بیت اللہ ہے۔
دفاعِ ختمِ نبوت! دفاعِ مکہ مکرمہ ہے۔
دفاعِ ختمِ نبوت! دفاعِ مدینہ منورہ ہے۔
دفاعِ ختمِ نبوت! دفاعِ اولیائے امت ہے۔
دفاعِ ختمِ نبوت! دفاعِ وحدتِ ملتِ اسلامیہ ہے۔
دفاعِ ختمِ نبوت! دفاعِ اسلامی نظریہ جہاد ہے۔

یہ کتاب ان عظیم لوگوں...... کی...... عظیم زندگیوں
کے عظیم نقوش...... پر مشتمل ہے۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں دفاع ختم نبوت پر نچھاور کر دیں۔
پڑھیے...... کہ دفاع ختم نبوت ہم سب کا فریضہ ہے !!!

بہترین کاغذ، اعلیٰ پرنٹنگ، چہار رنگا خوب صورت ٹائٹل،
صفحات: 208 قیمت: -/80روپے، مجاہدین ختم نبوت کیلئے خصوصی رعایت

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت حضوری باغ روڈ، ملتان

REGD. NO. SS-100

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کیلئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

کے درج ذیل منصوبوں میں تعاون فرمائیں

اندرونِ ملک و بیرونِ ملک
تبلیغی مشن اور مراکز کا قیام

پوری دنیا میں معلمین کی تبلیغی
سرگرمیاں اور قادیانیت کے
سدباب کیلئے کوششیں،

اندرونِ ملک اور بیرون ملک مدارس
اور مکاتیب قرآن کا مربوط نظام،

اعلیٰ عدالتوں میں
قادیانیت اور ردقادیانیت
کے موضوعات پر مقدمات
میں مسلمانوں کی
پیروی

اندرون ملک و بیرون ملک ختم نبوت
کانفرنسوں اور سیمیناروں کا اہتمام

ہفت روزہ ختم نبوت کے
ذریعے تبلیغی سرگرمیاں،

چناب نگر ربوہ میں مساجد
اور دار المبلغین کا قیام

انٹرنیٹ کے ذریعے قادیانیت
کے پروپیگنڈوں کا جواب،

ردقادیانیت، نزولِ مسیح اور دیگر اہم موضوعات
پر سینکڑوں کتابوں کی تصانیف و تقسیم،

ان تمام منصوبوں اور عقیدہ کے تحفظ اور قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیوں
سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے عطیات، زکوٰۃ، صدقات فطرہ کی رقوم سے بھرپور تعاون فرمائیں

شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت مولانا سید نفیس شاہ الحسینی
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کے پتے

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر: 514122
اکاؤنٹ نمبر 3464 UBL حرم گیٹ برانچ ملتان - پنجاب بینک 310 - 7734NBL حسین آگاہی ملتان

دفتر ختم نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی فون 7780337-7780340
اکاؤنٹ نمبر 9-487 NBL نمائش برانچ - 927 ABL بنوری ٹاؤن برانچ، کراچی

ختم نبوت سینٹر 35-STOCKWELL GREEEN LONDON.SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171-737-8199.